محبت سے میں نے خریدی کتاب
جو چوری کرے اسکو خانہ خراب
قیامت کے دن اسکو دینا جواب
اسی دن اسے ہوگا جہنم کا عذاب

الراقم: محمد اشرف

Mubat say main nay
Kharidi Kitab
Joo chori carray usay Khana
Kayamat kay din usko d
ussee din usay hoga Jah

قواعد العربیہ

چھٹی ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کے لئے

نام

جماعت

مدرسے کا پتہ

گھر کا پتہ

عمر

قد

وزن

تاریخ

تصنیف و اشاعت

زیر اہتمام:- ٹیکسٹ بک ایڈوائزری بورڈ
جموں و کشمیر

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربوں نے قواعد کی رو سے اپنی زبان عربی کو بالکل صحیح طور سے پڑھنے اور صحیح تلفظ ادا کرنے کے لئے ہر ایک حرف پر کچھ علامتیں اور کئی ایک نشانیاں مقرر کر رکھی ہیں۔ اُن علامتوں کے ہوتے ہوئے ایک مبتدی طالب علم عربی الفاظ کو صحیح طور سے پڑھ سکتا ہے۔ اور غلطی سے بچ سکتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ عام مسلمان عربی گرائمر تو نہیں جانتے مگر قرآن مجید صحیح پڑھتے ہیں۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ عربوں نے چند علامتیں اور نشانیاں مقرر کر رکھی ہیں۔ جنکی موجودگی میں غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ لیکن جہاں یہ علامتیں نہ ہوں۔ وہاں عوام غلطی پر غلطی کرتے جاتے ہیں۔ کیونکہ قواعد کی لاعلمی سے کسی زبان پر حاوی ہونا اور زبان کی خوبیوں کو جاننا ناممکن امر ہے۔ اسی لئے قواعد کی ضرورت پڑتی ہے۔ قواعد سے پہلے ہم ان علامتوں کا یہاں ذکر کرینگے۔

حرکات سکنات اور عام اصطلاحات کا بیان

رُسُلُ [1] ۔ فَعَلَ [2] ۔ اِبِلِ [3] ۔ زَیْدٌ [4] ۔ زَیْدًا ۔ زَیْدٍ

۵ اِنَّ اللّٰہَ	۶ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ	۴ قُتِمْ	۳ دَعْ	جُزْ

ضمہ - فتحہ - کسرہ - تنوین - تشدید - سکون

(۱) پیش کو ضمہ اور جس حرف پر ضمہ ہو۔ اسے مضموم کہا جاتا ہے - ضمہ کی علامت یہ ـُ ہے۔ مثال ۱ میں د-س-ل تینوں حرف مضموم ہیں۔

(۲) زبر کو فتحہ اور جس حرف پر فتحہ ہو اُسے مفتوح کہا جاتا ہے۔ فتحہ کی علامت یہ ـَ ہے۔ مثال ۲ میں ف-ع-ل تینوں حرف مفتوح ہیں۔

(۳) زیر کو کسرہ اور جس حرف کے نیچے کسرہ ہو اُسے مکسور کہا جاتا ہے۔ کسرہ کی علامت یہ ـِ ہے۔ مثال ۳ میں ا-ب-ل تینوں حرف مکسور ہیں۔

(۴) دو ضمے - دو فتحے - دو کسرے تنوین کہلاتے ہیں۔ اور جس حرف پر دو ضمے یا دو فتحے اور حرف کے نیچے دو کسرے ہوں وہ حرف منوّن کہلاتا ہے۔ ان کی علامتیں یہ ـٌ ـً ـٍ ہیں۔ تنوین کے معنی نون کے ہیں۔ اور ان علامتوں کے پڑھنے سے بھی نون پیدا ہوتا ہے۔ مثال ۴ میں زید کی دال پڑھنے میں دُن - دَن - دِن پڑھی جائیگی۔ اس لئے دال منوّن ہوگی

(۵) یہ ـّ علامت تشدید کہلاتی ہے۔ اور جس حرف پر تشدید

ہو اُسے مُشدّد کہا جاتا ہے۔ مثال ۵ میں ن اور ل
مُشدّد اور یہ ّ علامت تشدید کہلائیگی۔ مثال ۶ فتحہ
کسرہ۔ سکون اور تنوین پر دلالت کرتی ہے۔
یہ علامت ہ سکون کہلاتی ہے۔ اور جس حرف پر یہ علامت
ہو اُسے ساکن کہا جاتا ہے۔ مثال ۷ میں م۔ ع۔ ز کے
اوپر سکون اور م۔ ع۔ ز ساکن کہلائینگے۔ ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ
کو حرکات اور جس حرف پر یہ حرکات ہوں اُسے متحرک
کہتے ہیں۔
غائب۔ جو موجود نہ ہو۔ حاضر جو موجود ہو۔ متکلّم بات کرنے
والا۔ واحد۔ ایک۔ تثنیہ۔ دو۔ جمع۔ دو سے زائد کو
کہتے ہیں۔ مذکر۔ مرد کو۔ مؤنث۔ عورت کو۔ صیغہ۔ لفظ
کو۔ اسم۔ نام کو۔ فعل۔ کام کو۔ زمانہ۔ وقت کو۔ فاعل
کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ مفعول۔ جس پر کام کیا جائے۔
فعل معروف۔ جس کا کرنے والا معلوم ہو۔ فعل مجہول۔ جس کا
کرنے والا معلوم نہ ہو۔ مُثبت۔ فعل کے ہونے کو۔ منفی فعل
کے نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ فعل لازم۔ جو صرف فاعل سے ملکر پورے
معنی دے۔ فعل متعدی۔ جو فاعل کے علاوہ مفعول کے ساتھ ملکر
پورے معنی دے۔
حروف اصلی | جو وزن کرنے میں فا۔ عین۔ لام جس کا مجموعہ

فَعَلَ ہے، کی جگہ ہو۔ جو حرف فا کے مقابلہ میں ہو اُسے فاءِ کلمہ۔ جو حرف عین کے مقابلہ میں ہو اُسے عین کلمہ۔ اور جو حرف لام کے مقابلہ میں ہو اُسے لام کلمہ کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ بوزن فَعَلَ۔ آپ غور سے دیکھئے کہ ض۔ ف کے مقابلہ میں ہونے کی وجہ سے فاء کلمہ۔ ر۔ ع کے مقابلہ میں ہونے کی وجہ سے عین کلمہ۔ اور ب۔ ل کے مقابلہ میں ہونے کی وجہ سے لام کلمہ کہلائیگا۔

حروفِ زائدہ جو فا۔ عین۔ لام میں سے کسی کے مقابلہ میں نہ ہوں۔ جیسے اِحْتَسَبَ بروزن اِفْتَعَلَ۔ اِحْتَسَبَ میں حرف اصلی ح۔ س۔ ب ہیں۔ کیونکہ وزن میں یہ فا۔ عین اور لام کے مقابلہ میں ہیں۔ الف اور تاء زائد ہیں۔ کیونکہ الف اور تاء فا۔ عین۔ لام کے مقابلہ میں نہیں۔ اصل کلمہ میں جس حرف کی جو حرکت ہوگی وزن میں بھی وہی حرکت ہوگی۔ آپ نے دیکھ لیا کہ ضَرَبَ میں تینوں حرف مفتوح تھے۔ اسلئے ضَرَبَ کے وزن فَعَلَ کے تینوں حرف بھی مفتوح تھے۔ یَنْصُرُ کا وزن بھی یَفْعُلُ آئیگا۔ اور یَضْرِبُ کا وزن بھی یَفْعِلُ آئیگا۔ کیونکہ اصل کلمہ میں جو حرف مفتوح مضموم مکسور ساکن ہوگا وزن میں بھی اس کے مقابلے کا حرف اسی طرح مفتوح۔ مضموم۔ مکسور۔ ساکن ہوگا۔

مشق

نیچے دئے ہوئے لفظوں میں حرکات سکنات الگ کیجئے۔ اور دئے ہوئے فعلوں میں حرف اصلی اور حرف زائدہ وزن کر کے علیحدہ کریں۔

مَرْحَبًا۔ اُكْتُبْ كِتَابًا۔ اُنْصُرْ زَيْدًا۔ مِنْ بَلْدَةٍ
نَصَرَ۔ عَلِمَ۔ فَتَحَ۔ اِجْتَنَبَ۔ يَفْتَحُ۔ يُكْرِمُ۔ اِخْشَوْشَنَ

کلمہ اور مہمل جو ہم منہ سے بولتے ہیں۔ اگر وہ بامعنی لفظ ہے تو کلمہ۔ بے معنی لفظ ہے تو مہمل کہلاتا ہے۔

کلمہ کے اقسام (۱) اسم نام کو کہتے ہیں۔ جیسے زَيْدٌ۔ عَمْرٌو بَكْرٌ۔ نُورٌ۔ هِرَّةٌ کسر بگر وغیرہ۔

(۲) فعل کام کو کہتے ہیں جو کسی زمانہ میں کیا جائے۔ جیسے فَعَلَ۔ اَمَرَ۔ نَصَرَ۔ كَتَبَ۔ يَعْلَمُ۔ يَنْصُرُ۔

(۳) حرف جو دوسرے کلموں سے ملے بغیر پورے معنی نہ دے جیسے مِنْ۔ عَلٰى۔ اَمْ۔ بَلْ۔

فعل کے اقسام ضَرَبَ۔ يَضْرِبُ۔ اِضْرِبْ۔

فعل کی تین قسمیں ہیں۔ فعل ماضی۔ فعل مضارع۔ فعل امر۔

(۱) **فعل ماضی** اَكَلَ (اس ایک مرد نے کھایا)، شَرِبَ (اس ایک مرد نے پیا)

فعل ماضی وہ فعل ہے جو کسی کام کو گذرے ہوئے زمانہ میں

کرنا بتلائے ۔ اوپر کی مثالوں سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ کھانے اور پینے کا کام گذرے ہوئے زمانہ میں کیا گیا ہے ۔

(۲) فعل مضارع | یَضْرِبُ وہ ایک مرد مارتا ہے یا مارے گا ۔
یَنْصُرُ وہ ایک مرد مدد کرتا ہے یا کرے گا ۔

فعل مضارع وہ فعل ہے ۔ جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو چلتے ہوئے یا آیندہ زمانہ میں بتلائے ۔ اوپر کی مثالوں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مارنے اور مدد کرنے کا کام اب ہو رہا ہے یا آیندہ ہوگا ۔

(۳) فعل امر | اِعْلَمْ جان لے ۔ اُنْصُرْ مدد کر تو ۔

فعل امر وہ فعل ہے جس میں کسی کام کرنے کا حکم پایا جائے اب مثالوں کو دیکھ لیجئے کہ جاننے اور مدد کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے ۔

فعل ماضی کی گردان

صیغے ۔	فعل ماضی معروف مثبت	فعل ماضی مجہول مثبت	فعل ماضی معروف منفی	فعل ماضی مجہول منفی
واحد مذکر غائب	فَعَلَ	فُعِلَ	مَا فَعَلَ	مَا فُعِلَ
تثنیہ مذکر غائب	فَعَلَا	فُعِلَا	مَا فَعَلَا	مَا فُعِلَا
جمع مذکر غائب	فَعَلُوْا	فُعِلُوْا	مَا فَعَلُوْا	مَا فُعِلُوْا
واحد مؤنث غائبہ	فَعَلَتْ	فُعِلَتْ	مَا فَعَلَتْ	مَا فُعِلَتْ

تثنیہ مؤنث غائبہ	فَعَلَتَا	فُعِلَتَا	مَا فَعَلَتَا	مَا فُعِلَتَا
جمع مؤنث غائبات	فَعَلْنَ	فُعِلْنَ	مَا فَعَلْنَ	مَا فُعِلْنَ
واحد مذکر مخاطب	فَعَلْتَ	فُعِلْتَ	مَا فَعَلْتَ	مَا فُعِلْتَ
تثنیہ مذکر مخاطب	فَعَلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فُعِلْتُمَا
جمع مذکر مخاطب	فَعَلْتُمْ	فُعِلْتُمْ	مَا فَعَلْتُمْ	مَا فُعِلْتُمْ
واحد مؤنث مخاطبہ	فَعَلْتِ	فُعِلْتِ	مَا فَعَلْتِ	مَا فُعِلْتِ
تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فَعَلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فُعِلْتُمَا
جمع مؤنث مخاطبات	فَعَلْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	مَا فَعَلْتُنَّ	مَا فُعِلْتُنَّ
واحد متکلم	فَعَلْتُ	فُعِلْتُ	مَا فَعَلْتُ	مَا فُعِلْتُ
جمع متکلم	فَعَلْنَا	فُعِلْنَا	مَا فَعَلْنَا	مَا فُعِلْنَا

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ

ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو اپنی حالت پر رہنے دیجئے۔ اور آخر سے پہلے حرف کو اگر زیر نہ ہو تو زیر دیدیں۔ باقی جتنے حروف ہیں خواہ ایک خواہ دو سب کو پیش دیدو۔ ماضی مجہول کا صیغہ بن جائیگا۔ جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ۔ نَصَرَ سے نُصِرَ۔ کَتَبَ سے کُتِبَ۔ اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ۔

ماضی مثبت کے پہلے مَا لگانے سے ماضی منفی بن جاتی ہے گردان کو غور سے پڑھکر سمجھ لیجئے۔

ماضی کی قسمیں

ماضیِ مطلق - ماضی قریب - ماضی بعید - ماضی استمراری

ضَرَبَ - جَلَسَ - قَعَدَ - قَدْ ضَرَبَ - قَدْ جَلَسَ - قَدْ قَعَدَ

کَانَ ضَرَبَ - کَانَ جَلَسَ - کَانَ قَعَدَ - کَانَ یَضْرِبُ - کَانَ یَجْلِسُ - کَانَ یَقْعُدُ -

(۱) ماضی مطلق | عربی زبان میں عموماً ماضی مطلق ہی استعمال ہوتی ہے - جس کی تعریف آپ پڑھ چکے ہیں - جیسے ضَرَبَ وغیرہ -

(۲) ماضی قریب | ماضی مطلق کے ابتدا میں لفظ قَدْ لگانے سے ماضی قریب بن جاتی ہے - جیسے قَدْ ضَرَبَ وغیرہ - لیکن ماضی کے صیغوں کی تبدیلی سے لفظ قَدْ نہیں بدلتا - قَدْ ضَرَبَ - قَدْ ضَرَبَا - قَدْ ضَرَبُوْا -

(۳) ماضی بعید | ماضی مطلق کے ابتدا میں لفظ کَانَ بڑھانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے - جیسے کَانَ ضَرَبَ - کَانَ جَلَسَ وغیرہ - لیکن ماضی کے صیغوں کی تبدیلی کے ساتھ کَانَ بھی بدلتا رہتا ہے - جیسے کَانَ ضَرَبَ - کَانَا ضَرَبَا - کَانُوْا ضَرَبُوْا -

(۴) ماضی استمراری | فعل مضارع کے ابتدا میں لفظ کَانَ بڑھانے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے - اور مضارع کے صیغوں کے ساتھ کَانَ بھی بدلتا رہتا ہے - جیسے کَانَ یَضْرِبُ کَانَا یَضْرِبَانِ

كَانُوا يَضْرِبُوْنَ۔

كَانَ کی گردان بھی یاد کرلیجئے۔ كَانَ كَانَا۔ كَانُوْا۔ كَانَتْ
كَانَتَا۔ كُنَّ۔ كُنْتَ۔ كُنْتُمَا۔ كُنْتُمْ۔ كُنْتِ۔ كُنْتُمَا۔ كُنْتُنَّ
كُنْتُ۔ كُنَّا۔

مَا ولَا مَا ضَرَبَ۔ مَا اَكَلَ۔ مَا شَرِبَ۔ لَا صَدَّقَ
وَلَا صَلّٰى۔ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ۔

ماضی مطلق کے ابتدا میں جب حرف مَا یا لَا آتا ہے۔ تو ماضی مثبت کو ماضی منفی بنا دیتا ہے۔ لیکن ماضی کے صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے ضَرَبَ۔ ماضی مطلق مثبت پر مَا داخل کرکے مَا ضَرَبَ بنالیں تو معنی ہو گئے (نہیں مارا اس آدمی نے) البتہ استعمال کے لحاظ سے مَا اور لَا میں فرق ضرور ہے مَا تو اکیلا ہی ماضی پر داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔ مگر لَا مکرر آتا ہے۔ جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى میں ماضی پر لَا مکرر آیا ہے۔

فعل مضارع کی گردان

صیغے۔	فعل مضارع معروف	فعل مضارع مجہول	نفی فعل مضارع معروف	نفی فعل مضارع مجہول
واحد مذکر غائب	يَضْرِبُ	يُضْرَبُ	لَا يَضْرِبُ	لَا يُضْرَبُ
تثنیہ مذکر غائب	يَضْرِبَانِ	يُضْرَبَانِ	لَا يَضْرِبَانِ	لَا يُضْرَبَانِ

صیغے	فعل مضارع معروف	فعل مضارع مجہول	نفی فعل مضارع معروف	نفی فعل مضارع مجہول
جمع مذکر غائب	یَضْرِبُوْنَ	یُضْرَبُوْنَ	لَا یَضْرِبُوْنَ	لَا یُضْرَبُوْنَ
واحد مونث غائبہ	تَضْرِبُ	تُضْرَبُ	لَا تَضْرِبُ	لَا تُضْرَبُ
تثنیہ مونث غائبتین	تَضْرِبَانِ	تُضْرَبَانِ	لَا تَضْرِبَانِ	لَا تُضْرَبَانِ
جمع مونث غائبات	یَضْرِبْنَ	یُضْرَبْنَ	لَا یَضْرِبْنَ	لَا یُضْرَبْنَ
واحد مذکر مخاطب	تَضْرِبُ	تُضْرَبُ	لَا تَضْرِبُ	لَا تُضْرَبُ
تثنیہ مذکر مخاطب	تَضْرِبَانِ	تُضْرَبَانِ	لَا تَضْرِبَانِ	لَا تُضْرَبَانِ
جمع مذکر مخاطبین	تَضْرِبُوْنَ	تُضْرَبُوْنَ	لَا تَضْرِبُوْنَ	لَا تُضْرَبُوْنَ
واحد مونث مخاطبہ	تَضْرِبِیْنَ	تُضْرَبِیْنَ	لَا تَضْرِبِیْنَ	لَا تُضْرَبِیْنَ
تثنیہ مونث مخاطبہ	تَضْرِبَانِ	تُضْرَبَانِ	لَا تَضْرِبَانِ	لَا تُضْرَبَانِ
جمع مونث مخاطبات	تَضْرِبْنَ	تُضْرَبْنَ	لَا تَضْرِبْنَ	لَا تُضْرَبْنَ
واحد متکلم	اَضْرِبُ	اُضْرَبُ	لَا اَضْرِبُ	لَا اُضْرَبُ
جمع متکلم	نَضْرِبُ	نُضْرَبُ	لَا نَضْرِبُ	لَا نُضْرَبُ

مضارع معروف بنانے کے قاعدے

حروفِ اَتَیْنَ یعنی ا۔ ت۔ ی۔ ن میں سے کوئی حرف جنہیں علامت مضارع کہتے ہیں ماضی کے ابتدا میں اسی طرح لگا دو کہ اَ واحد متکلم اور تَا چھ حاضر مخاطب مذکر مونث اور دو واحد تثنیہ غائبہ کل آٹھ صیغوں اور نون جمع متکلم کے صیغے کے ساتھ آجائے۔ اور پانچ

صیغوں واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائبہ۔ واحد مذکر مخاطب
واحد متکلم اور جمع متکلم کے آخر میں پیش لگادو۔ سات صیغوں میں
نون اعرابی لگادو۔ چار تثنیہ کا نون اعرابی مکسور ہوتا ہے۔ جمع
مذکر غائب۔ جمع مذکر حاضر واحد مؤنث مخاطبہ کا نون اعرابی مفتوح
ہوتا ہے۔ جمع مؤنث غائبات اور جمع مؤنث مخاطبات کا نون اعرابی
نہیں ہے۔ یہ نون جیسے ماضی میں آتا ہے ویسا مضارع میں بھی
آتا ہے۔

مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ

علامت مضارع کو پیش دیدو۔ اور آخر سے پہلا حرف اگر مفتوح
نہ ہو تو اسے زبر دیدو۔ مضارع مجہول بن جائیگا۔

مثبت اور منفی | مضارع مثبت کے ابتدا میں لا لگانے
سے مضارع منفی بن جاتا ہے۔ آپ اچھی طرح گرداں پڑھیں اور
گردان کے صیغوں پر یہ قاعدہ چسپاں کرتے جائیں۔

مشق

یَنْصُرُ۔ یَعْلَمُ۔ یُکْرِمُ سے مضارع معروف کی گردانیں بنائیں
پھر ان گردانوں کی ابتدا میں لا بڑھا کر مضارع منفی کی
گردانیں کریں۔

مضارع منفی مؤکد بہ حرف لَنْ - فعل جحد بہ لَمْ

صیغے	معروف	مجہول	معروف	مجہول
واحد مذکر غائب	لَنْ یَفْعَلَ	لَنْ یُفْعَلَ	لَمْ یَفْعَلْ	لَمْ یُفْعَلْ
تثنیہ مذکر غائب	لَنْ یَفْعَلَا	لَنْ یُفْعَلَا	لَمْ یَفْعَلَا	لَمْ یُفْعَلَا
جمع مذکر غائب	لَنْ یَفْعَلُوْا	لَنْ یُفْعَلُوْا	لَمْ یَفْعَلُوْا	لَمْ یُفْعَلُوْا
واحد مؤنث غائبہ	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلْ
تثنیہ مؤنث غائبہ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلَا
جمع مؤنث غائبات	لَنْ یَفْعَلْنَ	لَنْ یُفْعَلْنَ	لَمْ یَفْعَلْنَ	لَمْ یُفْعَلْنَ
واحد مذکر مخاطب	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلْ
تثنیہ مذکر مخاطب	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلَا
جمع مذکر مخاطبین	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَنْ تُفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تُفْعَلُوْا
واحد مؤنث مخاطبہ	لَنْ تَفْعَلِیْ	لَنْ تُفْعَلِیْ	لَمْ تَفْعَلِیْ	لَمْ تُفْعَلِیْ
تثنیہ مؤنث مخاطبہ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلَا
جمع مؤنث مخاطبات	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَنْ تُفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تُفْعَلْنَ
واحد متکلم	لَنْ اَفْعَلَ	لَنْ اُفْعَلَ	لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ اُفْعَلْ
جمع متکلم	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ نُفْعَلَ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ نُفْعَلْ

قاعدہ نمبر ۱، مضارع مثبت کے شروع میں جب حرف لن آتا ہے۔ تو نون اعرابی کو گرانے کے علاوہ جہاں مضارع کے صیغوں میں پیش ہوتی ہے۔ وہاں زبر دیدیتا ہے۔ البتہ جمع

مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطبات کے نون اپنے حال پر ہی رہتے ہیں۔ ان دو نو نون پر حرف لن کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور یہ حرف مضارع کو خاص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) حرف لم جب مضارع مثبت کے ابتدا میں آتا ہے۔ تو جن پانچ صیغوں پر پیش ہوتی ہے انہیں جزم دیدیتا ہے اور اگر ان پانچ صیغوں کا آخری حرف حرف علت میں سے کوئی ہو تو اُسے گرا دیتا ہے۔ جیسا یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ۔ یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ۔ یَبْقٰی سے لَمْ یَبْقَ۔ اور نون اعرابی بھی گرا دیتا ہے۔ البتہ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطبات کے نو نون پر اس حرف لَمْ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن حرف لَمْ جب مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ تو لفظ میں تبدیلی کے علاوہ معنی کے لحاظ سے بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یَضْرِبُ مضارع کے معنی ہیں وہ مارتا ہے یا ماریگا۔ لَمْ یَضْرِبْ کے معنی (نہیں مارا اس نے) ہونگے۔ پہلے گردان کو غور سے پڑھ لیجئے۔ پھر ان قواعد کو سوچ کر صیغوں پر چسپان کرتے جائیں۔

مضارع بہ لام تاکید و نون ثقیلہ و خفیفہ

صیغے	مستقبل معروف بلام تاکید و نون ثقیلہ	مستقبل مجہول بہ لام تاکید و نون ثقیلہ	مستقبل معروف بہ لام تاکید و نون خفیفہ	مستقبل مجہول بہ لام تاکید و نون خفیفہ
واحد مذکر غائب	لَیَفْعَلَنَّ	لَیُفْعَلَنَّ	لَیَفْعَلَنْ	لَیُفْعَلَنْ

تثنیہ مذکر غائب	لَیَفْعَلَانِّ	لَیُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مذکر غائب	لَیَفْعَلُنَّ	لَیُفْعَلُنَّ	لَیَفْعَلُنْ	لَیُفْعَلُنْ
واحد مؤنث غائبہ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	لَتُفْعَلَنْ
تثنیہ مؤنث غائبہ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مؤنث غائبات	لَیَفْعَلْنَانِّ	لَیُفْعَلْنَانِّ	×	×
واحد مذکر مخاطب	لَتَفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	لَتُفْعَلَنْ
تثنیہ مذکر مخاطب	لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مذکر مخاطبین	لَتَفْعَلُنَّ	لَتُفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنْ	لَتُفْعَلُنْ
واحد مؤنث مخاطبہ	لَتَفْعَلِنَّ	لَتُفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلِنْ	لَتُفْعَلِنْ
تثنیہ مؤنث مخاطبہ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مؤنث مخاطبات	لَتَفْعَلْنَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ	×	×
واحد متکلم	لَاَفْعَلَنَّ	لَاُفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَنْ	لَاُفْعَلَنْ
جمع متکلم	لَنَفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ

قاعدہ

نون تاکید دو طرح کا ہوتا ہے۔ نون ثقیلہ و نون خفیفہ۔ نون مشدد کو نون ثقیلہ و نون ساکن کو نون خفیفہ کہتے ہیں۔ نون ثقیلہ صرف چودہ صیغوں اور نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں کے ساتھ آتا ہے۔ باقی چھ صیغوں میں جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف ہے۔ نون خفیفہ

نہیں آتا۔ نیز یاد رکھو کہ لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہی آتا ہے۔

بنانے کا قاعدہ | مضارع مثبت کے ابتدا میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگا کر سات صیغوں سے نون اعرابی گرادو جمع مذکر حاضر۔ جمع مذکر غائب کے صیغوں سے واو اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یاء دور کردو۔ اور جمع مؤنث غائب جمع مؤنث حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے الف فاصل بڑھا دیجئے۔ تاکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید جدا جدا نظر آئیں۔ نون ثقیلہ سے پہلے چھ صیغوں میں الف۔ دو صیغوں میں پیش اور پانچ صیغوں میں زیر ہوتی ہے۔ نون ثقیلہ الف کے بعد مکسور ہوتا ہے۔ اور باقی صیغوں میں مفتوح۔ نون خفیفہ کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ البتہ نون خفیفہ ساکن ہونے کے علاوہ صرف آٹھ صیغوں کے آخر میں ہی آتا ہے۔ گردان کو غور سے پڑھکر یہ قواعد صیغوں پر چسپاں کرنے چاہئیں۔

مشق

يَضْرِبُ۔ يَجْتَنِبُ۔ يُكْرِمُ۔ يَفْتَحُ۔ يَجْلِسُ۔ يَتَعَهَّدُ۔

ابواب کے آخر میں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ۔ اور ابتدا میں لام تاکید لگا کر پوری گردان بنائیں۔ مدرس کو چاہئے کہ بچوں سے مختلف ابواب کی گردانیں کرائے۔ اور نون ثقیلہ و لام تاکید لکھوا کر مشق کروائے۔ تاکہ ابواب کی گردان کی صلاحیت بچوں میں پیدا ہو جائے۔

فعل امر

صیغے	امر معروف	امر مجہول	امر معروف بہ نون ثقیلہ
واحد مذکر غائب	لِيَفْعَلْ	لِيُفْعَلْ	لِيَفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر غائب	لِيَفْعَلَا	لِيُفْعَلَا	لِيَفْعَلَانِّ
جمع مذکر غائب	لِيَفْعَلُوْا	لِيُفْعَلُوْا	لِيَفْعَلُنَّ
واحد مؤنث غائبہ	لِتَفْعَلْ	لِتُفْعَلْ	لِتَفْعَلَنَّ
تثنیہ مؤنث غائب	لِتَفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	لِتَفْعَلَانِّ
جمع مؤنث غائبات	لِيَفْعَلْنَ	لِيُفْعَلْنَ	لِيَفْعَلْنَانِّ
واحد مذکر حاضر	اِفْعَلْ	لِتُفْعَلْ	اِفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر حاضر	اِفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	اِفْعَلَانِّ
جمع مذکر حاضر	اِفْعَلُوْا	لِتُفْعَلُوْا	اِفْعَلُنَّ
واحد مؤنث حاضر	اِفْعَلِيْ	لِتُفْعَلِيْ	اِفْعَلِنَّ
تثنیہ مؤنث حاضر	اِفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	اِفْعَلَانِّ
جمع مؤنث حاضر	اِفْعَلْنَ	لِتُفْعَلْنَ	اِفْعَلْنَانِّ
واحد متکلم	لِاَفْعَلْ	لِاُفْعَلْ	لِاَفْعَلَنَّ
جمع متکلم	لِنَفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	لِنَفْعَلَنَّ

صیغے	امر مجہول بہ نون ثقیلہ	امر معروف بہ نون خفیفہ	امر مجہول بہ نون خفیفہ
واحد مذکر غائب	لِيُفْعَلَنَّ	لِيَفْعَلَنْ	لِيُفْعَلَنْ
تثنیہ مذکر غائب	لِيُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مذکر غائب	لِيُفْعَلُنَّ	لِيَفْعَلُنْ	لِيُفْعَلُنْ
واحد مؤنث غائبہ	لِتُفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَنْ	لِتُفْعَلَنْ
تثنیہ مؤنث غائب	لِتُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مؤنث غائبات	لِيُفْعَلْنَانِّ	×	×
واحد مذکر حاضر	لِتُفْعَلَنَّ	اِفْعَلَنْ	لِتُفْعَلَنْ
تثنیہ مذکر حاضر	لِتُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مذکر حاضر	لِتُفْعَلُنَّ	اِفْعَلُنْ	لِتُفْعَلُنْ
واحد مؤنث حاضرہ	لِتُفْعَلِنَّ	اِفْعَلِنْ	لِتُفْعَلِنْ
تثنیہ مؤنث حاضر	لِتُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مؤنث حاضر	لِتُفْعَلْنَانِّ	×	×
واحد متکلم	لِاُفْعَلَنَّ	لِاَفْعَلَنْ	لِاُفْعَلَنْ
جمع متکلم	لِنُفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنْ	لِنُفْعَلَنْ

قاعدہ

امر فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ مضارع معروف سے امر معروف
مضارع مجہول سے امر مجہول۔ غائب سے غائب۔ حاضر سے حاضر

متکلم سے متکلم۔ ان سب کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ مضارع مثبت کے شروع میں لام مکسور لگا کر آخر کو ساکن کر دو۔ نون اعرابی کو گرا دو۔ لیکن نون جمع مؤنث کو رہنے دو۔ اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ہو جیسے یَدْعُوْ۔ یَرْمِیْ تو پھر مضارع سے امر بناتے وقت مضارع کے ابتدا میں لام مکسور لگا کر آخر کو ساکن رکھنے کے بجائے حرف علت کو گرا دو یَدْعُوْ سے یَدْعُ۔ یَرْمِیْ سے یَرْمِ۔

امر حاضر معروف بنانے کے خاص قاعدے مضارع حاضر معروف سے تا علامت مضارع گرا کر اگر پہلا حرف متحرک رہے اور آخری حرف حرف علت نہ ہو تو آخری حرف کو ساکن کر دو تُعَلِّمُ مضارع سے عَلِّمْ امر بنا لو۔ اور تَضَعُ سے ضَعْ۔

اگر آخری حرف حرف علت ہو تو اسے گرا دو۔ جیسے تَتَّقِیْ مضارع سے امر اِتَّقِ آئیگا۔ اگر مضارع سے علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن رہتا ہے تو عین کلمہ کو دیکھو۔ اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہے۔ تو ہمزۂ وصل مکسور ابتدا میں لگا دو جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو گرا دو۔ جیسے تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ۔ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل بھی مضموم لانا پڑیگا۔ جیسے تَنْصُرُ مضارع سے اُنْصُرْ امر بنایا جائیگا۔ اور

اگر آخری حرف علت ہو تو گرا دو جیسا تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔

امر میں نون جمع مؤنث باقی رہتا ہے۔ اور نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے۔ نون ثقیلہ نون خفیفہ مضارع کی طرح امر میں بھی آتا ہے۔ لیکن امر میں لام تاکید نہیں لگایا جاتا۔

لام تاکید اور لام امر میں فرق

لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں ضرور۔ لام امر مکسور ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں چاہئے کہ۔ ہمزۂ وصل وہ ہمزہ ہے جو اپنے پہلے حرف سے مل جائے پڑھنے میں نہ آئے مگر لکھنے میں آئے۔ جیسے فَاقْرَءْ فَاغْلَقْ۔ ان دونوں مثالوں میں آپ دیکھتے ہیں کہ ف اور ق۔ ف اور غ آپس میں مل جاتے ہیں۔ اور ہمزۂ وصل لکھنے میں تو ہے۔ مگر پڑھنے میں نہیں آتا۔

فعل نہی کی گردان

صیغے	نہی معروف	نہی مجہول	نہی معروف بانون ثقیلہ
واحد مذکر غائب	لَا یَفْعَلْ	لَا یُفْعَلْ	لَا یَفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر غائب	لَا یَفْعَلَا	لَا یُفْعَلَا	لَا یَفْعَلَانِّ
جمع مذکر غائبین	لَا یَفْعَلُوْا	لَا یُفْعَلُوْا	لَا یَفْعَلُنَّ
واحد مؤنث غائبہ	لَا تَفْعَلْ	لَا تُفْعَلْ	لَا تَفْعَلَنَّ
تثنیہ مؤنث غائبہ	لَا تَفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِّ

جمع مؤنث غائبات	لَا یَفْعَلْنَ	لَا یُفْعَلْنَ	لَا یَفْعَلْنَانِّ
واحد مذکر مخاطب	لَا تَفْعَلْ	لَا تُفْعَلْ	لَا تَفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر مخاطب	لَا تَفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِّ
جمع مذکر مخاطبین	لَا تَفْعَلُوْا	لَا تُفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلُنَّ
واحد مؤنث مخاطبہ	لَا تَفْعَلِیْ	لَا تُفْعَلِیْ	لَا تَفْعَلِنَّ
تثنیہ مؤنث مخاطبہ	لَا تَفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِّ
جمع مؤنث مخاطبات	لَا تَفْعَلْنَ	لَا تُفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلْنَانِّ
واحد متکلم	لَا اَفْعَلْ	لَا اُفْعَلْ	لَا اَفْعَلَنَّ
جمع متکلم	لَا نَفْعَلْ	لَا نُفْعَلْ	لَا نَفْعَلَنَّ

صیغے	نہی مجہول با نون ثقیلہ	نہی معروف با نون خفیفہ	نہی مجہول با نون خفیفہ
واحد مذکر غائب	لَا یُفْعَلَنَّ	لَا یَفْعَلَنْ	لَا یُفْعَلَنْ
تثنیہ مذکر غائب	لَا یُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مذکر غائب	لَا یُفْعَلُنَّ	لَا یَفْعَلُنْ	لَا یُفْعَلُنْ
واحد مؤنث غائبہ	لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَنْ	لَا تُفْعَلَنْ
تثنیہ مؤنث غائبہ	لَا تُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مؤنث غائبات	لَا یُفْعَلْنَانِّ	×	×
واحد مذکر مخاطب	لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَنْ	لَا تُفْعَلَنْ
تثنیہ مذکر مخاطب	لَا تُفْعَلَانِّ	×	×

جمع مذکر مخاطبات	لَا تُفْعَلُنَّ	لَا تَفْعَلُنْ	لَا تُفْعَلُنْ
واحد مؤنث مخاطبہ	لَا تُفْعَلِنَّ	لَا تَفْعَلِنْ	لَا تُفْعَلِنْ
تثنیہ مؤنث مخاطبہ	لَا تُفْعَلَانِّ	×	×
جمع مؤنث مخاطبات	لَا تُفْعَلْنَانِّ	×	×
واحد متکلم	لَا أُفْعَلَنَّ	لَا أَفْعَلَنْ	لَا أُفْعَلَنْ
جمع متکلم	لَا نُفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنْ	لَا نُفْعَلَنْ

قاعدہ

مضارع مثبت کے پہلے لاء نہی لگاویں۔ اور جہاں آخر میں پیش ہے۔ اگر آخری حرف حرف علت نہیں۔ تو اسے جزم دیدو۔ جیسا لَا یَضْرِبُ سے لَا یَضْرِبْ۔ اگر آخری حرف حرف علت ہو تو حسب قاعدہ گرا دیں۔ جیسا لَا تَدْعُوْ سے لَا تَدْعُ۔ لَا تَرْمِیْ سے لَا تَرْمِ۔ نون اعرابی بھی گرا دیں۔ البتہ جمع مؤنث کے نون رہنے دیں۔ نون ثقیلہ نون خفیفہ جسطرح مضارع پر آتا ہے اسی طرح نہی پر بھی آتا ہے۔ لیکن لام تاکید مفتوح امر کی طرح فعل نہی پر بھی داخل نہیں ہو سکتا۔

مشق

یَضْرِبُ۔ یَسْمَعُ۔ یَجْلِسُ۔ یَرْفَعُ۔ یَرْمِیْ۔ تَدْعُوْ سے فعل نہی کی گردانیں بناکر اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

(۱) نفی تاکید بحرف لَن — لَن یَّضرِبَ — ہرگز نہ ماریگا وہ ایک مرد
(۲) لام تاکید با نون تاکید — لَایَضرِبَنَّ — ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد
(۳) امر با نون تاکید — لَیَضرِبَنَّ — ضرور ضرور ماریگا وہ ایک مرد
(۴) نہی با نون تاکید — لِیَضرِبَنَّ — چاہئے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد

ان مثالوں کے معنی دیکھکر آپ ان کا باہمی فرق اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں۔ اور نفی تاکید۔ لام تاکید۔ نون تاکید کے معانی دیکھنے سے معنی کا ایک دوسرے کے ساتھ اشتباہ نہیں ہو سکتا۔

اوزان کے لحاظ سے اسم کی قسمیں۔ جامد۔ مصدر۔ مشتق

(۱) جامد وہ صیغہ ہے جو کسی لفظ سے نہ نکلے اور اس سے بھی کوئی لفظ نہ نکلے جیسے فَلْسٌ۔ کَتِفٌ۔ عُنُقٌ۔ بِطِّیْخٌ۔ جَاسُوْسٌ۔ جَعْفَرٌ۔ دِرْھَمٌ۔ عَنْکَبُوْتٌ۔ سَفَرْجَلٌ۔

(۲) اسم مصدر وہ اسم ہے جس سے فعل اور اسم مشتق نکلتے ہوں اگر مصدر کا فارسی میں ترجمہ کریں تو آخر میں دن یا تن آئے اور اگر اردو میں ترجمہ کریں تو آخر میں نا آئے۔ جیسے ضَرْبًا عِلْمًا۔ ان کا فارسی ترجمہ زدن۔ اور دانستن ہے۔ اور اردو ترجمہ مارنا۔ جاننا ہے۔

(۳) اسم مشتق وہ اسم ہے۔ جو مصدر سے اس طرح نکلے کہ مصدری معنی اور مادہ اُس میں باقی رہے۔ مشتق کی چھ قسمیں ہیں۔

اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم تفضیل۔ اسم آلہ۔ اسم ظرف۔ صفت مشبہ۔

(۱) **اسم فاعل** ضَارِبٌ (مارنے والا) کَاتِبٌ (لکھنے والا) مُکْرِمٌ۔ مُجْتَنِبٌ

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے۔ جو کام کرنے والی کی ذات پر دلالت کرے۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے۔ کہ جو لفظ کام کرنے والے کو بتائے اُسے اسم فاعل کہتے ہیں۔ ضارب۔ کاتب مارنے والے اور لکھنے والے پر دلالت کرتے ہیں۔

قاعدہ

(۱) جب ماضی مطلق کا پہلا صیغہ تین حرف کا ہو۔ تو اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر کے لئے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے سَمِعَ سے سَامِعٌ۔ نَصَرَ سے نَاصِرٌ۔ کَتَبَ سے کَاتِبٌ۔ جَلَسَ سے جَالِسٌ۔ اور مؤنث کے لئے آخر میں تاء تانیث لگانی پڑتی ہے۔ جیسے سَامِعٌ سے سَامِعَۃٌ۔ کَاتِبٌ سے کَاتِبَۃٌ وغیرہ۔

(۲) اگر ماضی مطلق کا پہلا صیغہ تین حرفوں سے زیادہ ہو۔ تو اسم فاعل مضارع معروف سے اس طرح بناؤ کہ مضارع سے علامت مضارع الگ کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگا کر آخر سے پہلے حرف کو زیر دیدو۔ اور آخر میں تنوین دیدو۔ جیسا یُکْرِمُ مضارع سے مُکْرِمٌ۔ یَکْتَسِبُ سے مُکْتَسِبٌ۔ یَجْتَنِبُ سے

مُجْتَنِبٌ۔ اس لئے کہ ان ابواب کی ماضی تین حرفوں سے زیادہ ہے۔ اکرم چار حرفی اِکْتَسَبَ اِجْتَنَبَ پانچ حرفی ماضی ہیں

سہ حرفی ماضی سے اسم فاعل کی گردان			چہار حرفی و پنج حرفی ماضی سے اسم فاعل کی گردان	
واحد مذکر	فَاعِلٌ	عَالِمٌ	مُكْرِمٌ	مُجْتَنِبٌ
تثنیہ مذکر	فَاعِلَانِ	عَالِمَانِ	مُكْرِمَانِ	مُجْتَنِبَانِ
جمع مذکر	فَاعِلُوْنَ	عَالِمُوْنَ	مُكْرِمُوْنَ	مُجْتَنِبُوْنَ
واحد مؤنث	فَاعِلَةٌ	عَالِمَةٌ	مُكْرِمَةٌ	مُجْتَنِبَةٌ
تثنیہ مؤنث	فَاعِلَتَانِ	عَالِمَتَانِ	مُكْرِمَتَانِ	مُجْتَنِبَتَانِ
جمع مؤنث	فَاعِلَاتٌ	عَالِمَاتٌ	مُكْرِمَاتٌ	مُجْتَنِبَاتٌ

مشق

قَعَدَ۔ جَلَسَ۔ ضَرَبَ۔ اِسْتَخْرَجَ۔ ماضی کے اسم فاعل بنا کر گردانیں کریں۔ مدرس کو چاہئے کہ مختلف ابواب سے بچوں سے اسم فاعل کی گردانیں کروائے۔

۲۔ اسم مفعول | مَضْرُوْبٌ مُكْرَمٌ

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے۔ جو اُس آدمی یا چیز کو بتائے جس پر فعل یا کام واقع ہو۔ جیسے مضروبٌ اس آدمی کو ظاہر کرتا ہے۔ جس پر ضرب واقع ہوئی ہے۔

قاعدہ نمبر (۱) جب ماضی مطلق کا پہلا صیغہ تین حرف کا ہو۔ تو اسم مفعول واحد مذکر مَفْعُوْلٌ اور واحدہ مونثہ مَفْعُوْلَۃٌ کے وزن پر آئیگا۔ جیسے ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ۔ عَلِمَ سے مَعْلُوْمٌ وغیرہ۔

قاعدہ نمبر (۲) اگر ماضی تین حرف سے زائد ہو۔ تو اسم مفعول مضارع مجہول سے اس طرح بنائیے کہ علامت مضارع گرا کر اسکی جگہ میم مضموم لگا دو۔ اور آخر میں تنوین بڑھا دیں۔ جیسا یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ۔ یُجْتَنَبُ سے مُجْتَنَبٌ۔

اسم مفعول کی گردان

	تین حرفی ماضی سے	چار حرفی ماضی سے
واحد مذکر	مَضْرُوْبٌ	مُکْرَمٌ
تثنیہ مذکر	مَضْرُوْبَانِ	مُکْرَمَانِ
جمع مذکر	مَضْرُوْبُوْنَ	مُکْرَمُوْنَ
واحد مونث	مَضْرُوْبَۃٌ	مُکْرَمَۃٌ
تثنیہ مونث	مَضْرُوْبَتَانِ	مُکْرَمَتَانِ
جمع مونث	مَضْرُوْبَاتٌ	مُکْرَمَاتٌ

مشق

نَصَرَ۔ اَکَلَ۔ کَتَبَ۔ دَحْرَجَ سے اسم مفعول کی گردان کریں۔

(۳) اسمِ تفضیل | اَکْبَر۔ کُبریٰ ۔ اَصْغَر۔ صُغریٰ۔ اَبْشَر۔ بُشریٰ

اسمِ تفضیل وہ اسم مشتق ہے۔ جو ایک کے نسبت دوسرے میں مصدری معنوں کی زیادتی بتلائے۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ جو لفظ کسی کام کرنے والے کی بڑائی ظاہر کرے وہ اسم تفضیل کہلاتا ہے۔

قاعدہ۔ واحد مذکر کے لئے اَفْعَلُ اور واحد مؤنث کے لئے فُعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اَکْبَرُ کُبریٰ وغیرہ۔ تین حرفی ماضی کے بغیر کسی دوسرے باب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ اُن بابوں سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا جن میں عیب یا رنگ کے معنی پائے جائیں۔ اگر تین حرفی ماضی کے بابوں کے بغیر کسی دوسرے باب سے اسم تفضیل بنانے کی ضرورت پڑے۔ تو اس باب کی مصدر کے پہلے اَکْثَر۔ اَقَلّ۔ اَشَدّ کے الفاظ بڑھا کر اسم تفضیل بنا لیتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ اَکْثَرُ اِجْتِہَادًا مِنْ عَمْرٍو وَاَقَلُّ اِکْتِسَابًا مِنْ بَکْرٍ۔ وَاَشَدُّ سَوَادًا مِنْ خَالِدٍ۔ اِجْتِہَادًا۔ اِکْتِسَابًا سَوَادًا کا اسم تفضیل نہیں آتا۔ کیونکہ ان ابواب کی ماضی سہ حرفی نہیں۔ اس لئے اَقَلّ۔ اَشَدّ وغیرہ الفاظ مصدر وں کے ابتدا میں لاکر اسم تفضیل کے معنی پیدا کئے گئے ہیں۔

اسم تفضیل کی گردان

	مذکر	مؤنث
واحد	اَضْرَبُ	ضُرْبیٰ
تثنیہ	اَضْرَبَانِ	ضُرْبَیَانِ
جمع	اَضْرَبُوْنَ	ضُرْبَیَاتٌ
	اَضَارِبُ	ضُرَبٌ

مشق

عَلِمَ ۔ ضَرَبَ ۔ شَرِبَ سے اسم تفضیل بنا کر گردانیں کریں۔

(۲) اسم آلہ — مِضْرَبٌ ۔ مِرْوَحَۃٌ

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو فاعل سے فعل صادر ہونے کا ذریعہ اور واسطہ ہو۔ یعنی جو لفظ کسی ہتھیار اور اوزار کا نام ہو اُسے اسم آلہ کہتے ہیں۔ یہ اسم سوا ثلاثی مجرد کے اور کسی باب سے نہیں آتا۔ جیسے مِضْرَبٌ مارنے کا آلہ۔

بنانے کا قاعدہ | مضارع معروف سے علامت مضارع دور کر کے اس کی جگہ میم مکسور لگا دو۔ اور عین کلمہ کو زبر دیدو۔ اور آخر ہی حرف پر تنوین لگا دو۔ اسم آلہ کے آخر میں تا بھی لگائی جاتی ہے علامت مضارع دور کر کے اس کی جگہ میم مکسور لگا کر عین کلمہ کے بعد

الف بھی زیادہ کیا جاتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ سے مِضْرَابٌ۔

اسم آلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَلَۃٌ	مِفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِیْلُ

مشق

نَصَرَ۔ سَمِعَ۔ حَسِبَ سے اسم آلہ کی گردانیں بنا کر اپنی عربی کاپیوں پر لکھیں۔ اور بتائیے مِفْتَاحٌ۔ مِسْمَاعٌ مِقْرَاضٌ کون سے اسم ہیں۔

(۵) اسم ظرف مَفْتَحٌ۔ مَعْلَمٌ۔ مَضْرَبٌ

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے۔ جو کام کی جگہ اور وقت کا نام ہو جیسے مَضْرَبٌ مارنے کی جگہ۔

بنانے کا قاعدہ تین حرفی ماضی کا ظرف فعل مضارع معروف کسی صیغہ واحد مذکر سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ علامت مضارع دور کر کے اس کی جگہ میم مفتوح لگا دیتے ہیں۔ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو اُسے مفتوح کر دیتے ہیں۔ اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو بحال

خود رہنے دیتے ہیں۔ اور آخر میں تنوین لگا دیتے ہیں۔
یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ۔ یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ۔ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ
لیکن جب ماضی تین حرفی نہ ہو۔ تو پھر اسم مفعول اور اسم ظرف
ایک ہی وزن پر آتے ہیں۔ مَشْرِقٌ۔ مَغْرِبٌ۔ مَطْلِعٌ۔
مَسْقِطٌ۔ مَسْجِدٌ اسم ظرف خلاف قیاس ہیں

اسم ظرف کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مَضْرِبٌ	مَضْرِبَانِ	مَضَارِبُ
مَفْعَلٌ	مَفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ

مشق

یَشْکُرُ۔ یَجْتَنِبُ۔ یَفْتَحُ۔ یَعْلَمُ ابواب سے اسم ظرف کی
گردانیں کرکے اپنی کاپیوں پر لکھیں۔ اور بتائیے کہ مَکْتَبٌ
مَنْزِلٌ مَدْرَسَۃٌ کیسے اسم ہیں

(۶) صفت مشبہہ | عَلِیْمٌ۔ سَمِیْعٌ۔ خَبِیْرٌ۔ رَحِیْمٌ

صفت مشبہہ وہ اسم مشتق ہے۔ جو اُس ذات پر دلالت
کرے جس میں کوئی صفت ہمیشہ قائم رہے۔ عَلِیْمٌ صفت مشبہہ ہے
اور اس ذات پر دلالت کرتا ہے۔ جس میں جاننے کی صفت

ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اسی طرح سَمِیْعٌ وغیرہ۔
صفت مشبہہ کے اوزان میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔ البتہ زیادہ مبالغہ کے لئے لفظ کے آخر میں تاء بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ عَلَّامَةٌ۔ اِمْرَءَةٌ عَلَّامَةٌ میں لفظ عَلَّامَۃٌ عورت مرد دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے صفت مشبہہ کے اوزان اغلباً ۲۸ ہیں۔ ان اوزان میں سے پیشہ وروں کے لئے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے۔ جیسے خَیَّاطٌ۔ حَجَّامٌ۔ بَزَّازٌ۔ کبھی اسم جامد سے بھی صفت مشبہہ بنائی جاتی ہے۔ جیسے بَقْلٌ سے بَقَّالٌ۔ حَمْلٌ سے حَمَّالٌ۔ جَمَلٌ سے جَمَّالٌ۔

صفت مشبہہ اور اسم فاعل کا باہمی فرق

اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے ضارِبٌ اسی وقت موصوف بہ ضرب ہوگا۔ جب وہ فعل ضرب کرے۔ ناصِرٌ اسی وقت موصوف بہ نصر (مدد) ہوگا جب فعل نصر کرے۔ لیکن صفت مشبہہ میں صفت پائدار ہوتی ہے۔ جَمِیْلٌ صفت مشبہہ ہے۔ اور صفت جمال جمیل میں ہر وقت پائی جائیگی۔ شُجَاعٌ صفت مشبہہ ہے۔ اور یہ صفت شجاعت شجاع میں ہر وقت موجود اور پائدار رہتی ہے۔

ہفت اقسام

صحیح ہست و مثال ست و مضاعف لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

حروف علت حروف علت تین ہیں۔ واو۔ الف۔ یاء
اُن کا مجموعہ وای ہے۔ چونکہ وای کا لفظ بیمار کے مُنہ سے نکلتا ہے
اس لئے ان حروف کا نام حرف علت رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ حروف
بھی کبھی حذف۔ کبھی ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ کبھی حرکت
کی برداشت نہیں کرتے۔ گویا ان میں بھی ایک قسم کا نقص او روگ ہے

ہمجنس ہونا کسی لفظ میں ایک ہی قسم کے دو حرف ایک دوسرے
سے ملے ہوئے ہوں تو انہیں حروف ہمجنس کہتے ہیں۔ جیسے مدّ
میں دونوں دال ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ انہیں ہمجنس حروف
کہا جائیگا۔ اسی طرح سَبَبٌ میں دونوں با ایک دوسرے سے
ملی ہوئی ہیں۔ انہیں حروف ہمجنس کہینگے۔ اس تمہید کے بعد
ہفت اقسام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) صحیح ضَرَبَ۔ دَحْرَجَ۔ نَصَرَ۔ جَلَسَ۔

صحیح اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا کوئی حرف اصلی حرف علت
ہمزہ۔ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں۔ اوپر کی مثالوں میں
کسی لفظ میں حرف علت۔ ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہیں۔
اس لئے یہ صحیح کہلائینگے۔

(۲) مہموز اَمَرَ۔ اُذُنٌ۔ سَأَلَ۔ رَأْسٌ۔ قَرَءَ۔ قَرْءٌ

مہموز اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو
مہموز کی تین قسمیں ہیں۔ اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو
مہموز الفاء۔ اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز العین

اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز اللام کہلاتا ہے۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے پڑھکر مہموز الفاء۔ مہموز العین مہموز اللام الگ کیجئے۔

مُعتل وہ کلمہ ہے جس کا کوئی حرف اصلی حرف علت ہو معتل کی پانچ قسمیں ہیں۔ اگر کسی لفظ میں ایک ہی حرف علت ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۳) وَعَدَ۔ یَسَرَ

(۴) قَالَ۔ بَاعَ۔

(۵) دَعَا۔ رَمیٰ۔ ظبیٌ

فاء کلمہ حرف علت ہو تو معتل فا یا مِثال۔ عین کلمہ حرف علت ہو تو اَجوَف۔ لام کلمہ حرف علت ہو تو نَاقِص کہتے ہیں۔ آپ اوپر کی مثالوں پر غور کیجئے۔ اور مثال اجوف ناقص چُن کر الگ کر لیجئے

(۶) لفیف مفروق۔ لفیف مقرون۔

وَلِیَ وَقِیَ۔ طَوَیٰ بَقْوَیٰ

اگر کلمہ میں دو حرف علت ہوں تو اُسے لفیف کہا جاتا ہے لفیف کی دو قسمیں ہیں:۔

اگر فا۔ لام کلمہ حرف علت ہو تو لفیف مفروق۔ اور عین۔ لام کلمہ حرف علت ہو تو لفیف مقرون۔ مفروق کے معنی جُدا۔

یعنی عین کلمہ حرف اصلی ہوتا ہے۔ اور فا لام کلمہ دونوں حرف علت ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان حرف اصلی سے فاصلہ رہتا ہے مقرون کے معنی ملا ہوا یعنی عین لام کلمہ دونوں حرف علت ہوتے ہیں۔ اور آپس میں ملے ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان کوئی حرف اصلی نہیں ہوتا۔ اوپر دی ہوئی لفیف مفروق اور لفیف مقرون کی مثالوں پر غور کیجئے اور مقرون مفروق کی تصدیق کیجئے۔

(۷) مضاعف | سَرَّ۔ ذَبَّ۔ مَرَّ

مضاعف وہ کلمہ ہے۔ جس کے دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔ اب آپ اوپر کی مثالوں کو دیکھئے سَرَّ اصل میں سَرَرَ۔ ذَبَّ اصل میں ذَبَبَ۔ مَرَّ اصل میں مَرَرَ تھا سَرَرَ اور مَرَرَ میں ایک ہی جنس کے دو حرف عین لام کے مقابلہ میں ہیں۔ اسی طرح ذَبَبَ میں دو ب ایک ہی جنس کے عین اور لام کے مقابلہ میں ہیں۔ ایسے کلمے جن میں دو حرف اصلی ایک جنس سے ہوں مضاعف کہلاتے ہیں کیونکہ ان سب کا وزن فَعَلَ ہے۔

حرف علت یا ہمزہ یا ایک ہی قسم کے دو حرف اکٹھے آجانے سے الفاظ میں جو بھاری پن اور ثقل پیدا ہو جاتا ہے۔ صرفیوں نے اس کے دور کرنے کے لئے بہت سے قاعدے مقرر کر رکھے ہیں۔ ان میں سے زیادہ ضروری قاعدوں کا بیان یہاں کیا جاتا ہے:۔

(۱) حذف۔ یعنی حرف علت کا گرا دینا۔ جیسا یَدْعُوْ مضارع سے جحد کے وقت واو حرف علت گرا کر لَمْ یَدْعُ بنا دیا۔

(۲) اِبدال۔ یعنی بدل دینا۔ جیسا قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واو کو الف سے بدل کر قَالَ بنا دیا۔

(۳) اِسکان۔ یعنی ساکن کر دینا۔ جیسا یَدْعُوْ یہ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔ واو ساکن کر کے یَدْعُوْ بنا دیا۔

(۴) اِدغام۔ یعنی ایک جنس کے دو حرفوں کو آپس میں ملا کر پڑھنا۔ جیسا ذَبَّ۔ سَرَّ اصل میں ذَبَبَ سَرَرَ تھا۔ ایک باء کو دوسری باء سے اور ایک راء کو دوسری راء سے ملا دیا تو ذَبَّ۔ مَرَّ بن گیا۔

اس کے علاوہ ردّو بدل کے اور بھی کئی قاعدے ہیں۔ جن کا یہاں ذکر کرنا طوالت سے خالی نہیں۔

ہفت اقسام میں سے جو تبدیلی معتل میں ہوتی ہے۔ اُسے اعلال یا تعلیل کہتے ہیں۔ جو تبدیلی مہموز میں ہوتی ہے اُسے تخفیف اور جو تبدیلی مضاعف میں ہوتی ہے۔ اُسے ادغام کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ حروف اصلی کے اعتبار سے تمام فعل اور اسم دو قسم ہیں۔ ثُلَاثِیْ۔ رُبَاعِیْ۔

ثلاثی۔ اُس لفظ کو کہتے ہیں۔ جس کے تینوں حروف اصلی ہوں۔ جیسے نَصَرَ۔ ضَرَبَ۔ قَتَلَ۔ حَبَسَ۔ عَلِمَ بروزن فَعَلَ فَعِلَ

رباعی۔ اس لفظ کو کہتے ہیں۔ جس کے چاروں حروف اصلی ہوں جیسے بَعثَرَ۔ دَحْرَجَ۔ بروزن فَعْلَلَ۔

ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ دَحْرَجَ۔ اِكْتَسَبَ۔ اِسْتَخْرَجَ تَسَرْبَلَ۔ تَزَنْدَقَ۔

ثلاثی رباعی میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ثلاثی مجرّد۔ ثلاثی مزید فیہ۔ رباعی مجرّد۔ رباعی مزید فیہ۔

مجرّد۔ اسکو کہتے ہیں جس کے ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔

مزید فیہ۔ وہ جس کے ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے میں کوئی حرف زائد ہو۔ نمبر ایک ثلاثی مجرد۔ ۲ رباعی مجرد ۳ ثلاثی مزید فیہ۔ ۴ رباعی مزید فیہ کی مثالیں ہیں۔

ثلاثی مجرد کی چھ قسمیں ہیں۔ جنہیں چھ باب کہتے ہیں۔

(۱) فَعَلَ يَفْعِلُ (۲) فَعَلَ يَفْعُلُ (۳) فَعِلَ يَفْعَلُ (۴) فَعِلَ يَفْعِلُ (۵) فَعُلَ يَفْعُلُ۔ (۶) فَعَلَ يَفْعَلُ

جیسے ضَرَبَ يَضْرِبُ۔ نَصَرَ يَنْصُرُ۔ سَمِعَ يَسْمَعُ حَسِبَ يَحْسِبُ۔ شَرُفَ يَشْرُفُ۔ فَتَحَ يَفْتَحُ۔

ثلاثی مزید فیہ کے چودہ باب ہیں۔

اَفْعَالٌ۔ اِجْتِنَابٌ۔ اِسْتِفْعَالٌ۔ اِسْتِنْصَارٌ۔ اِنْفِعَالٌ

اِنْفِطَارٌ - اِفْعِلَّالٌ - اِحْمِرَارٌ - اِفْعِيْلَالٌ - اِدْهِيْمَامٌ
اِفْعِيْعَالٌ - اِخْشِيْشَانٌ (بہت کھردرا ہونا) اِفْعِوَّالٌ
اِجْلِوَّاذٌ (گھوڑے کا دوڑانا) اِفَّاعَلَ - اِثَّاقَلَ - اِفَّعَّلَ -
اِطَّهَّرَ - اِفْعَالًا - اِكْرَامًا - اِسْلَامًا - تَفْعِيْلًا - تَصْرِيْفًا -
تَفَعُّلًا - تَبَسُّمًا تَقَبُّلًا - مُفَاعَلَةً - مُقَاتَلَةً مُكَابَرَةً -
تَفَاعَلَ - تَفَاخَرَ -

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے -

فَعْلَلَةٌ - بَعْثَرَةٌ (اٹھانا) دَحْرَجَةٌ (پھرانا)

رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور لازم ہیں -

اِفْعِنْلَالٌ - اِبْرِنْشَاقٌ (خوش ہونا) اِحْرِنْجَامٌ (جمع ہونا)
اِفْعِلَّالٌ - اِقْشِعْرَارٌ (کانپنا) تَفَعْلُلٌ - تَسَرْبُلٌ (کپڑا اوڑھنا)
اَلتَّبَرْقُعُ - اَلتَّبَخْتُرُ وغیرہ

صرف صغیر

مصدر سے جو بھی افعال یا اسماء مشتق ہوتے ہیں - مثلاً ماضی -
مضارع - اسم فاعل - اسم مفعول - فعل جحد مضارع منفی موکد بلن امر
نہی اسم ظرف - اسم تفضیل - اسم آلہ وغیرہ - ان تمام مشتقات میں سے
ہر ایک مشتق کا پہلا صیغہ دوسرے مشتق کے پہلے صیغے سے ملاتے جائیں
اسے صرف صغیر کہا جائیگا -

مثلاً ضَرْبًا مصدر ہے اس کے مشتقات کی صرف صغیر ملاحظہ کریں
ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ
ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَا یَضْرِبُ
لَا یُضْرَبُ۔ لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ ۔ الامر منه اِضْرِبْ
لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ۔ والنهي عنه لَا تَضْرِبْ
لَا تُضْرَبْ لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ۔ والظرف منه مَضْرِبٌ
والآلة منه مِضْرَبٌ۔ وافعل التفضيل منه اَضْرَبُ
والمؤنث منه ضُرْبیٰ۔

اسی طرح نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا
فَذَاكَ مَنْصُوْرٌ۔ الامر منه اُنْصُرْ۔ والنهي عنه لَا تَنْصُرْ۔ الظرف
منه۔ مَنْصَرٌ۔ والآلة منه مِنْصَرٌ۔ افعل التفضيل اَنْصَرُ
والمؤنث منه نُصْرٰی۔

مدرس کو چاہئے کہ مختلف ابواب سے بھی صرف صغیر کی مشق
بچوں سے کرائے۔

حصّۂ نحو

جو ہم منہ سے بولتے ہیں۔ اُسے لفظ کہتے ہیں۔ بامعنی لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد۔ مرکّب۔

مُفرد مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا اپنے معنی دے۔ اسے کلمہ کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم۔ فعل۔ حرف۔ انکی بحث تفصیل سے حصہ صرف میں کی گئی ہے۔ حصہ صرف کو بغور مطالعہ کرکے یاد کرلیں۔

مُرکّب مرکب وہ لفظ ہے۔ جو دو یا دو سے زائد کلموں سے ملکر بنے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب تام جسے جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں (۲) مرکب ناقص۔

جملہ یا کلام۔ یا مرکب تام

اَلْعِلْمُ نَافِعٌ۔ زَیْدٌ کَاتِبٌ۔ عَمْرٌو قَائِمٌ۔ قَامَ حَمِیْدٌ

کلام کی تعریف ان دو یا دو سے زائد کلموں کے ملنے سے کلام

یا جملہ بنتا ہے۔ جن دو کلموں کے درمیان فائدہ مند نسبت پائی جائے۔

مسند۔ مسند الیہ | جس کلمہ کو نسبت کریں وہ مُسند اور جس کی طرف نسبت کریں۔ وہ مُسند الیہ کہلاتا ہے۔ مسند الیہ ہر حالت میں اسم۔ اور مسند کبھی اسم۔ کبھی فعل ہوتا ہے۔ حرف نہ مسند نہ مسند الیہ۔ بلکہ مُسند اور مسند الیہ کے درمیان تعلق پیدا کرتا ہے۔

اوپر کی چار مثالوں میں۔ نفع کی نسبت علم۔ کتابت کی نسبت زید۔ قیام کی نسبت عمر اور قیام کی نسبت حمید کی طرف کی گئی ہے۔ اس لئے علم۔ زید۔ عمر۔ حمید۔ مسند الیہ۔ نافع۔ کاتب۔ قائم۔ قام۔ مسند کہلائینگے۔ اور مسند مسند الیہ ملکر جملہ۔ کلام۔ مرکب تام کہلائیگا۔

مبتدا۔ خبر | مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر بھی کہتے ہیں۔

مشق

نیچے دی ہوئی مثالوں سے مسند۔ مسند الیہ الگ کیجئے۔

حَمِیْدٌ نَائِمٌ۔ اَلْاَسَدُ شُجَاعٌ۔ اَلرَّجُلُ جُبَانٌ۔

قَامَ خَالِدٌ۔ جَلَسَ زَیْدٌ۔

جملہ کے اقسام

جملہ خبریہ (۱) - جملہ انشائیہ (۲)

زَیْدٌ قَائِمٌ - قَامَ زَیْدٌ - عِنْدِیْ زَیْدٌ - فِی الدَّارِ زَیْدٌ - اِنْ یُکْرِمْنِیْ اَکْرِمْہُ -

(۱) جملہ خبریہ کی تعریف | جملہ خبریہ وہ جملہ ہے - جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں - اسکی چار قسمیں ہیں:-

(۱) جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے - جس میں مسند - مسند الیہ دونوں اسم ہوں - پہلی مثال میں مسند - مسند الیہ دونوں اسم ہیں - اسلئے زید قائم جملہ اسمیہ ہوا -

(۲) جملہ فعلیہ | وہ جملہ ہے - جس کا پہلا جزو فعل ہو - دوسری مثال میں قام فعل ہے اور مسند ہے - اور جملہ کا پہلا حصہ ہے اس لئے قام زید جملہ فعلیہ ہوا -

(۳) جملہ ظرفیہ | وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا جزو ظرف ہو - تیسری چوتھی مثال میں عِنْدِیْ اور فِی الدَّارِ جملے کے پہلے جزو ہیں - اور اسم ظرف ہیں - اس لئے عِنْدِیْ زَیْدٌ اور فِی الدَّارِ زَیْدٌ جملہ ظرفیہ ہوا -

(۴) جملہ شرطیہ | وہ جملہ ہے - جس میں دوسرا جملہ پہلے جملے کا سبب ہو - پانچویں مثال میں اَکْرِمْہُ سبب ہے اِنْ یُکْرِمْنِیْ کا

یعنی میں اسکی عزت تو تب کرونگا جب وہ میری عزت کرے گویا اسکی عزت کا سبب پہلے میری عزت کرنا ہے۔ اس لئے اِنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ جملہ شرطیہ ہُوا۔

(۲) جملہ انشائیہ کی تعریف | جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ اسکی دس قسمیں ہیں۔

اِضْرِبْ زَیْدًا ۔ لَاتَضْرِبْ عَمْرًوا ۔ ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ۔ لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ ۔ لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ ۔ بِعْتُ اِشْتَرَیْتُ یَااَللّٰہُ اِرْحَمْنَا ۔ اَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا ۔ بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا ۔ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ ۔

امر۔ نہی۔ استفہام۔ تمنی۔ ترجّی۔ بیع وشراء۔ ندا۔ عرض قسم۔ تعجّب۔ جملہ انشائیہ کے تمام اقسام کی مثالیں اوپر دی گئی ہیں۔ انہیں غور سے پڑھیں۔ اور اچھی طرح سمجھکر یاد کرلیں۔

مشق

جملہ اسمیہ۔ جملہ ظرفیہ۔ جملہ فعلیہ۔ جملہ شرطیہ الگ الگ کیجئے۔

خَالِدٌ فِی الْمَدْرَسَۃِ ۔ بَکْرٌ فِی الْبَیْتِ ۔ زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ ۔ ذَھَبَ وَلِیْدٌ ۔ جَاءَ حَمِیْدٌ ۔ اِنْ تَشْتَرِ اَشْتَرِ ۔ اِنْ تَذْھَبْ اَذْھَبْ ۔ ھُوَ نَائِمٌ ۔ اَنَا جَالِسٌ ۔

مرکّبِ ناقص

غُلامُ حمیدٍ۔ فَرَسُ خالدٍ۔ بَیْتُ وَحشٍ۔ کِتابُ زیدٍ
رَجُلٌ فاضِلٌ۔ رَجُلٌ جاھِلٌ۔ اَحَدَ عَشَرَ۔ اِثْنا عَشَرَ

مرکب ناقص یا مرکب غیر مفید کی تعریف وہ مرکب الفاظ جن کے درمیان مفید نسبت نہ پائی جائے۔ اور سننے والا کسی مفید نتیجہ پر نہ پہنچے۔ بلکہ کلام مکمل ہونے کے لئے اُسے مزید انتظار کرنا پڑے مرکب ناقص یا مرکب غیر مفید کہلاتے ہیں۔ مرکب ناقص کی تین قسمیں ہیں:۔

مضاف مضاف الیہ {مرکب اضافی} جس کو نسبت کریں وہ مضاف۔ جس کی طرف نسبت کریں وہ مضاف الیہ کہلاتا ہے مگر نسبت غیر مفید ہوتی ہے۔ پہلی چار مثالوں میں غُلامُ ۔ فَرَسُ۔ بَیْتُ۔ کِتابُ مضاف۔ حمیدٍ۔ خالدٍ۔ وحشٍ۔ زیدٍ مضاف الیہ کہلائینگے۔

صفت۔ موصوف {مرکب توصیفی} پانچویں چھٹی مثال میں رَجُلٌ موصوف فاضِلٌ۔ جاھِلٌ صفت ہے۔ ایسے مرکبات مرکب توصیفی کہلاتے ہیں۔

مرکب بنائی: جو دو لفظ مل کر ایک لفظ کا معنی دیں۔ وہ مرکب بنائی کہلاتے ہیں اَحَدَ عَشَرَ دو لفظ ہیں۔ اب دونوں مل کر گیارہ کا معنی دیتے ہیں اَحَدَ عَشَرَ کے معنی گیارہ۔ ایسے مرکبات مرکب

ناقص کہلاتے ہیں۔ وہ کلام یا جملہ نہیں۔ بلکہ کلام اور جملے کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔

اسم۔ فعل کی خصوصیات

مثالیں۔ زَیْدٌ۔ غُلَامُ مُحَمَّدٍ۔ رُجَیْلٌ۔ رَجُلَانِ۔ رِجَالٌ۔ اَلْحَمْدُ۔ مَلِكٌ۔ زَیْدًا۔ اَحْمَدُ۔ زَیْدٌ فَاضِلٌ۔ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ نَاصِرَۃٌ خَادِمَۃٌ۔

خصوصیات اسم | اسم منوّن ہوتا ہے۔ مضاف الیہ ہوتا ہے۔ مصغر ہوتا ہے۔ تثنیہ۔ جمع۔ تکسیر۔ منصرف غیر منصرف۔ موصوف مسند الیہ ہوتا ہے۔ اور اسم کے آخر میں تاء تانیث بھی آتی ہے۔ اوپر جو مثالیں لکھی گئی ہیں۔ یہ سب خصوصیات اسم پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ انہیں اچھی طرح سمجھ کر پڑھیں۔ اور یہ سب علامتیں مثالوں میں ڈھونڈئیے۔

خصوصیات فعل | قَدْ ضَرَبَ۔ سَیَقُوْلُ السُّفَهَاءُ۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ اِضْرِبْ۔ ضَرَبْتُ۔ اِضْرِبْ۔ لَا تَضْرِبْ قَامَ زَیْدٌ۔

فعل کے ابتدا میں قَدْ۔ س۔ سَوْفَ لایا جاتا ہے۔ فعل کے آخر میں جزم ہوتی ہے۔ فعل کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل بھی لگتی ہے۔ فعل امر نہی اور مسند ہوتا ہے۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے پڑھئے اور یہ سب علامتیں اوپر کی مثالوں میں دیکھئے۔

خصوصیات حرف | اَوْ - اَمَّا - وَ - بَلْ - عَلٰی - حَتّٰی - اِلٰی - مِنْ
عَنْ - لَمْ - لَمَّا - اِنْ -

خصوصیاتِ حرف اسم فعل کی علامتوں میں سے جس میں
کوئی علامت نہ ہو۔

ذیل کی عبارت میں جملہ اسمیہ - جملہ فعلیہ - مرکب اضافی -
اور مرکب توصیفی الگ کر کے لکھئے -

جَاءَ خَالِدٌ - ذَهَبَ عَمْرٌو - اَلْمَاءُ بَارِدٌ - اَلْكِتَابُ حَسَنٌ
صَلٰوةُ الظُّهْرِ - عِيْدُ الْفِطْرِ - اِبْنُ الْاَخِ - بِنْتُ الْخَالِ
قِرْطَاسٌ اَبْيَضُ - رَجُلٌ طَوِيْلٌ - طِفْلٌ صَغِيْرٌ -

مُعرب اور مبنی

عربی زبان کے تمام کلمات دو ہی قسم ہیں معرب یا مبنی -

معرب | جَاءَ زَيْدٌ - رَاَيْتُ زَيْدًا - مَرَرْتُ بِزَيْدٍ - جَلَسَ
عَمْرٌو - ضَرَبْتُ عَمْرًوا - دَخَلْتُ عَلٰى عَمْرٍو -

مُعرب کی تعریف | مُعرب وہ کلمہ ہے - جس کے آخری حرف
کی حرکات مختلف عوامل کے آنے سے بدلتی رہیں - اوپر کی
مثالوں میں آپ نے دیکھ لیا - کہ زید - عمرو پر ایک جگہ پیش
(ضمے) دوسری جگہ زبریں (فتحے) تیسری جگہ زیریں (کسرے)
پڑی ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ مختلف عوامل کے آنے سے زید عمرو کی

حرکات بدلتی رہی ہیں۔ جن اسموں کے آخری حرف کی حرکات مختلف عوامل کے آنے سے بدلتی رہیں ان اسموں کو معرب کہتے ہیں۔ معرب کلمہ کی آخری حرف کی حرکت اگر پیش ہو۔ تو اسے رفع۔ اگر زبر ہو تو اُسے نصب۔ اگر زیر ہو تو اُسے جر کہتے ہیں۔ جس حرف پر نصب ہو اُسے منصوب۔ جس حرف پر ضمہ ہو اسے مرفوع۔ جس کے نیچے کسرہ ہو اُسے مجرور کہتے ہیں۔

جَاءَ۔ رَأَیْتُ۔ مَرَرْتُ عامل۔ زید معرب۔ زید کی دال محل اعراب۔ اسیطرح جَلَسَ۔ ضَرَبْتُ۔ دَخَلْتُ عامل عمر معرب عمر کی ر محل اعراب۔

مبنی | جَاءَنِیْ هٰٓؤُلَاءِ۔ رَأَیْتُ هٰٓؤُلَاءِ۔ مَرَرْتُ بِهٰٓؤُلَاءِ۔
مبنی وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کی حرکت مختلف عوامل کے آنے سے نہ بدلے۔ بلکہ جوں کی توں رہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ هٰؤلاء میں ہمزہ کی حرکت کسرہ جَاءَ رَأَیْتُ۔ مَرَرْتُ مختلف عوامل کے آنے سے نہ بدلی۔ بلکہ جوں کی توں ہی رہی۔ جَاءَنِیْ۔ رَأَیْتُ۔ مَرَرْتُ عوامل هٰٓؤُلَاءِ مبنی۔ ہمزہ محل اعراب۔

بناء | مبنی کلمات کے آخری حروف کی حرکت بناء کہلاتی ہے۔

مبنی کی بحث

تمام حروف۔ فعل ماضی۔ فعل امر حاضر معروف۔ فعل مضارع

کے دو صیغے جمع مؤنث غائب جمع مؤنث مخاطب مبنی ہیں۔
اور جب مضارع کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ۔ یا خفیفہ لگایا جائے
تو مضارع کے تمام صیغے بھی مبنی ہو جاتے ہیں۔

مبنی اسماء کی آٹھ قسمیں ہیں

(۱) اسم ضمیر | ان کی تعداد میں ستر ہیں۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ضمیر منفصل
اور متصل۔ ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع منفصل۔ مرفوع
متصل۔ ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع متصل۔ منصوب
متصل۔ مجرور متصل۔
تعریف ضمیر | ضمیر وہ کلمہ ہے۔ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہو۔ جاءَ
اَحْمَدُ وَھُوَ یَتَکَلَّمُ معنا میں ھُوَ ضمیر ہے۔ جو احمد کی جگہ
استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر منفصل | اَنَا۔ نَحْنُ
ضمیر منفصل وہ کلمہ ہے جو اسم ظاہر کی طرح
مستقل ہو۔ اَنَا اور نَحْنُ دو ضمیریں ہیں۔ جو کسی کے ساتھ ملی
ہوئی نہیں۔ اور اسم ظاہر کی طرح مستقل معنی رکھتی ہیں۔

ضمیر متصل | ضَرَبْتَ۔ ضَرَبَہٗ
ضمیر متصل وہ کلمہ ہے جو کسی کلمے کے بعد
آئے۔ مگر اس کلمہ کے ساتھ ملی ہوئی ہو ضَرَبْتَ میں (تَ)

ضَرَبَہٗ میں (ہٗ)، ضمیر متصل ہے۔ جو ضَرَبَ کے بعد آئی ہے مگر ضَرَبَ سے ملی ہوئی ہے۔

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں۔ بارز (ظاہر) مُستَتِر (پوشیدہ)، ضَرَبَ یَضرِبُ کے معنی ہیں اس ایک مرد نے مارا وہ ایک مرد مارتا ہے یا مارےگا۔ وُہ جس کے عربی میں معنی ہیں هُوَ، وہ ضمیر هُوَ ضَرَبَ اور یَضرِبُ میں چھپی ہوئی ہے

ضمیر مرفوع منفصل کی گردان

	مذکر غائب	مؤنث غائبہ	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطبہ	واحد متکلم جمع متکلم
واحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	نَحْنُ

مرفوع منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	واحد جمع متکلم
واحد	إِيَّاهُ	إِيَّاهَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكِ	إِيَّايَ
تثنیہ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمَا	
جمع	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكُنَّ	إِيَّانَا

ضمائر منصوب متصل

	مذکر غائب	مؤنث غائبہ	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطبہ	واحد جمع متکلم
واحد	ضَرَبَهٗ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَنِيْ
تثنیہ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	
جمع	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهُنَّ	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكُنَّ	ضَرَبَنَا

ضمیر مجرور متصل کبھی اسم اور کبھی حرف کے ساتھ ملکر آتی ہے۔

ضمیر مجرور متصل بہ حرف کی گردان

	مذکر غائب	مؤنث غائبہ	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطبہ	واحد جمع متکلم
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا

ضمیر مجرور متصل بہ اسم کی گردان

	مذکر غائب	مؤنث غائبہ	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطبہ	واحد جمع متکلم
واحد	مَكَانُهٗ	مَكَانُهَا	مَكَانُكَ	مَكَانُكِ	مَكَانِيْ
تثنیہ	مَكَانُهُمَا	مَكَانُهُمَا	مَكَانُكُمَا	مَكَانُكُمَا	
جمع	مَكَانُهُمْ	مَكَانُهُنَّ	مَكَانُكُمْ	مَكَانُكُنَّ	مَكَانُنَا

مبنی کی دوسری قسم اسماء اشارہ ہے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر کے لئے	ذَا	ذَانِ	اُولَآءِ

مؤنث کے لئے تَا۔ تِہ۔ تِھِی تِی۔ ذِہ۔ تَانِ ذِھِیْ۔ ذِیْ۔ اُولیٰ

جن اسماء سے کسی کی طرف اشارہ کریں۔ وہ اسماء اشارہ اور جس چیز کی طرف اشارہ کریں وہ مشار الیہ کہلاتی ہے۔

ان اسماء اشارہ کے ابتدا میں ھَا بھی لایا جاتا ہے۔ جیسا ھٰذَا۔ ھٰذِہٖ۔ ھٰذَانِ۔ ھَاتَانِ۔ ھٰؤُلَاءِ کَ لَکَ لگانے سے اشارہ بعید بن جاتا ہے۔

ذَاکَ۔ ذَانِکَ۔ ذٰلِکَ۔ اُولٰٓئِکَ مذکر کے لئے۔ تَاکَ تِلْکَ۔ تَانِکَ۔ اُولَاکَ مؤنث کے لئے۔ ھٰھُنَا۔ ھُنَا قریب جگہ کے لئے۔ ھُنَاکَ۔ ھُنَالِکَ دور کی جگہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

مبنی کی تیسری قسم اسماء موصولہ ہے

	واحد	تثنیہ	جمع	جمع
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَیْنِ	اَللَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ۔ اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ	اَللَّوَاتِیْ

مَنْ - مَا - اَیٌّ - اَیَّۃٌ - اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ بھی اسم موصول ہیں۔ لیکن اَیٌّ اور اَیَّۃٌ معرب ہیں۔

مَنْ اور مَا کا فرق۔ مَنْ عقلمندوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مَا عقلمندوں اور غیر عقلمندوں دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اسم موصول اور صلہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ جَاءَنِیْ الَّذِیْ قَامَ۔ وَالَّذِیْنَ یَقُوْمُ۔ وَالَّذِیْ عِنْدَکَ وَالَّذِیْ ... قَائِمٌ۔

اسماء موصول تب تک پورے معنی نہیں دیتے۔ جبتک ان کا صلہ نہ ہو۔ صلہ جملہ اسمیہ یا فعل یا ظرف ہوتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ تب تک مکمل معنی نہ دیگا جب تک اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ جملہ فعلیہ صلہ اَلَّذِیْنَ کے بعد نہ لایا جائیگا۔ چوتھی مثال ظرف اور پانچویں مثال جملہ اسمیہ کی ہے جو اَلَّذِیْ کا صلہ ہے۔

مبنی کی چوتھی قسم اسماء افعال ہے

ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بمعنی ماضی۔ دوسری بمعنی امر۔

اسماء افعال بمعنی ماضی ھَیْھَاتَ زَیْدٌ۔ شَتَّانَ عَمْرٌو وَبَکْرٌ وَرُوَیْدَ زَیْدٌ۔ سَرْعَانَ خَالِدٌ۔ یہ تعداد میں چار ہیں۔ یہ اسم کو رفع دیتے ہیں۔ ھَیْھَاتَ کے معنی بَعُدَ

رُوَیْدَ زَیْدًا کے معنی اَمْھِلْ زَیْدًا ۔ شَتَّانَ کے معنی اِفْتَرَقَ ۔ سَرْعَانَ کے معنی اَسْرَعَ ۔

اسماء افعال بمعنی امر دُوْنَکَ زَیْدًا ۔ بَلْهَ زَیْدًا ۔ عَلَیْکَ زَیْدًا ۔ حَیَّھَلِ الصَّلٰوۃَ ۔ ھَا زَیْدًا ۔

دُوْنَکَ بمعنی خُذْ ۔ بَلْهَ بمعنی دَعْ ۔ عَلَیْکَ بمعنی اِلْزَمْ ۔ حَیَّھَلْ بمعنی اِیْتِ ۔ ھَا بمعنی خُذْ ۔ اسماء افعال بمعنی امر اسم کو نصب دیتے ہیں ۔ مثالیں پڑھکر آپ پڑتال کیجئے ۔ تمام اسماء افعال خواہ بمعنی ماضی ہوں یا امر مبنی ہیں ۔

مبنی کی پانچویں قسم اسماء اصوات

جانوروں اور انسانوں کی آوازیں اسماء اصوات کہلاتی ہیں ۔ جیسا کھانسی میں اُحْ اُحْ ۔ افسوس کے وقت اُفْ ۔ کپڑے کی آواز کا بِخْ وغیرہ یہ بھی مبنی ہوتیں ۔

مبنی کی چھٹی قسم اسماء ظروف

ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف زمان اور ظرف مکان ۔

اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ ۔ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ ۔ اِنْ کَفَرْتُمْ ۔ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۔ مَا رَاَیْتُهٗ مُنْذُ اَمْسِ ۔ مَا رَاَیْتُهٗ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔ جن اسماء میں وقت کے معنی پائے جائیں

وہ ظرف زمان کہلاتے ہیں۔ اس لئے اِذا۔ کَیفَ۔ اَیَّانَ
اَمسِ۔ یَومَ ظرف زمان ہیں۔
وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَهٗ۔ زَیْدٌ فَوقَ
سَقْفٍ۔ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا۔
جن اسماء میں جگہ کے معنی پائے جائیں۔ وہ ظرف مکان
کہلاتے ہیں۔ اس لئے حَیْثُ۔ فَوْقَ۔ تَحْتَ ظرف مکان
ہیں۔ تمام ظروف خواہ زمان ہوں یا مکان مبنی ہیں۔

مبنی کی ساتویں قسم اسماء کنایات ہیں

كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ۔ كَمْ عِنْدِیْ رَجُلًا۔ كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُهٗ۔
كَمْ مِنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا۔ اَخَذْتُ كَذَا كَذَا دِرْهَمًا۔ كَاَیِّنْ
رَجُلٍ لَقِیْتُهٗ۔
اسماء کنایات مبہم اور غیر واضح ہوتے ہیں۔ تمیز لانے کے
بغیر پورے معنی نہیں دیتے۔ یہ تعداد میں تین ہیں۔ کم۔ کذا
کاین۔ کم دو قسم ہے استفہامیہ اور خبریہ۔ کم استفہامیہ
ہو۔ یا کم اور تمیز کم میں فاصلہ ہو تو کم کی تمیز منصوب آتی
ہے۔ پہلی مثال میں کم استفہامیہ ہے۔ دوسری مثال میں کم اور
اسکی تمیز میں عِنْدِیْ کا فاصلہ ہے۔ اسی لئے دِرْهَمًا اور
رَجُلًا تمیز کم منصوب ہے۔ اگر کم خبریہ میں کم اور تمیز میں

فاصلہ نہ ہو تو تمیز مجرور رہے گی۔ تیسری مثال میں کم خبریہ ہے اور کم اور تمیز کم میں فاصلہ نہیں۔ اس لئے تمیز رجلٍ مجرور ہے۔ کبھی کم کی تمیز پہ مِنْ بھی داخل ہوتا ہے تب بھی تمیز مجرور ہو گی۔ کم ہمیشہ ابتداء کلام میں آتا ہے۔

کَذَا۔ کذا استفہامیہ نہیں ہوتا۔ اور ابتداء کلام میں اس کا آنا ضروری نہیں۔ یہ مرکب ہے۔ کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے اسکی تمیز بھی منصوب ہوتی ہے۔ جیسا مثال سے ظاہر ہے۔

کاین۔ کم۔ کذا کی طرح اسم عدد کی تمیز بھی منصوب ہوتی ہے۔ ان سب اسماء کنایات کی تمیز اسم نکرہ ہوتی ہے۔ اور عموماً منصوب ہوتی ہے۔

مبنی کا آٹھواں قسم مرکب بنائی

اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً۔ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً۔ اِحْدٰی عَشْرَۃَ اِمْرَأَۃً۔ اِثْنَتَا عَشْرَۃَ اِمْرَأَۃً۔ سِیْبَوَیْہ۔ نِفْطَوَیْہ۔

آپ نے پڑھ لیا ہے۔ کہ جو دو کلمے آپس میں ملکر ایک اسم بن گئے ہوں۔ مگر ان کے درمیان کوئی نسبت نہ ہو۔ تو ایسے کلمے مرکبِ بنائی کہلاتے ہیں۔ اَحَدَ ایک لفظ ہے عَشَرَ دوسرا۔ مگر اَحَدَ عَشَرَ اب صرف گیارہ کا معنی دیتا ہے۔ سِیْب ایک لفظ ہے۔ وَیْہ دوسرا لفظ ہے۔ اب سِیْبَوَیْہ ایک آدمی کا نام ہے۔ اسلئے مبنی ہوا۔

اسم کے مختلف اقسام

معرفہ - نکرہ

مثالیں :- زَیْدٌ - عَمْرٌ - خَالِدٌ - لَاھُوْرُ - مَدِیْنَۃُ النَّبِیِّ - نَھْرُ جِھْلَمَ - ھُوَ - ھُمَا - ھُمْ - ھٰذَا - ذَاکَ - ذٰلِکَ - اَلَّذِیْ - اَلَّتِیْ - اَلرَّجُلُ - اَلشَّجَرُ - اَلدَّوَابُّ - اَلرَّجُلُ - غُلَامُہٗ - غُلَامُ ھٰذَا - غُلَامُ الرَّجُلِ -

معرفہ کی تعریف | اسم معرفہ وہ اسم ہے جو کسی خاص یا مقررہ چیز کے لئے بنایا گیا ہو - اسکی چھ قسمیں ہیں - اسم علم - اسم ضمیر - اسماء اشارہ - اسماء موصولہ - معرّف باللّام - معرفہ بہ ندا -
ان اسماء کی طرف اگر کوئی اسم مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہوتا ہے
آپ مثالوں کو غور سے پڑھیں - پہلی پانچ مثالیں اسم علم کی ہیں - ضمیر اسماء اشارہ موصولہ معرف باللّام معرفہ بہ ندا اور ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہونے کی مثالیں اوپر لکھی گئی ہیں - پڑھیں اور سمجھیں -

نکرہ | مثالیں :- رَجُلٌ - اِمْرَاَۃٌ - فَرَسٌ - بَیْتٌ

تعریف نکرہ | نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین چیزوں کے لئے بنایا گیا ہے جیسے ہر مرد کو رَجُلٌ ہر عورت کو اِمْرَاَۃٌ ہر گھوڑے کو فَرَسٌ اور ہر گھر کو بَیْتٌ کہا جاتا ہے -

اسمِ تصغیر

تصغیر کے معنی چھوٹا کرنے کے ہیں۔ جس لفظ میں تبدیلی کریں وہ لفظ مکبر۔ جو لفظ تبدیلی کے بعد بنے اُسے مُصَغّر کہتے ہیں۔

(۱) فَلْسٌ فُلَيْسٌ۔ رَجُلٌ رُجَيْلٌ۔
(۲) دِرْهَمٌ دُرَيْهِمٌ۔ جَعْفَرٌ جُعَيْفِرٌ۔
(۳) سَفَرْجَلٌ سُفَيْرِجٌ سُفَيْرِلٌ۔
(۴) عُصْفُورٌ عُصَيْفِيرٌ۔ دِينَارٌ دُنَيْنِيرٌ۔ قِنْدِيلٌ قُنَيْدِيلٌ۔

(۱) اگر تین حرفی اسم کی تصغیر بنانی ہو۔ تو اسم مکبر کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیکر دوسرے حرف کے بعد یاءِ تصغیر ساکن بڑھا دو۔
(۲) اگر چار حرفی اسم کی تصغیر بنانی ہو۔ تو اسم مکبر کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیکر یاءِ تصغیر ساکن کے بعد کے حرف کو کسرہ دیدو۔
(۳) اگر پانچ حرفی اسم مکبر کو مصغّر کرنا ہو۔ تو پہلے حرف کو ضمہ دوسرے کو فتحہ دینے کے علاوہ اگر آپ چاہیں۔ تو آخری حرف اسم مکبر حذف کر دیں۔ یا چوتھے حرف کو حذف کر دیں۔
(۴) اگر پانچ حرفی اسم مکبّر کا چوتھا حرف واو۔ الف یا یاء ہو تو واو۔ الف کو یاء سے بدل دو۔ لیکن یاء بحال خود رہنے دو۔ مثال نمبر ۱ پر قاعدہ نمبر ۱۔ مثال نمبر ۲ پہ قاعدہ نمبر ۲۔ مثال نمبر ۳ پہ قاعدہ نمبر ۳۔ مثال نمبر ۴ پر قاعدہ نمبر ۴۔

چھان کر کے قواعد کی درستی اور صحت کی پڑتال کریں۔

مذکر مؤنث

مؤنث کی مثالیں:۔ رَحْمَةٌ۔ بُشْرٰی۔ حَمْرَاءُ۔ اِمْرَأَةٌ۔ دَجَاجَةٌ

مؤنث کی قسمیں:۔ مؤنث حقیقی۔ مؤنث لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے۔ جس کے مقابلہ حیوان مذکر ہو۔

مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر نہ ہو

مؤنث کی علامت تا، تانیث۔ الف مقصورہ۔ الف ممدودہ ہے۔ آپ نے مثالوں میں دیکھ لیا ہے کہ رَحْمَةٌ۔ بُشْرٰی حَمْرَاءَ میں تا، تانیث۔ الف مقصورہ۔ الف ممدودہ علامت تانیث ہیں۔ اس لئے یہ الفاظ مؤنث کہلائینگے۔ آپ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اِمْرَأَةٌ اور دَجَاجَةٌ کے مقابلہ میں حیوان مذکر رَجُلٌ اور دِیْكٌ ہے۔ اس لئے لفظ امرأۃ اور دجاجہ مؤنث حقیقی کہلائیں گے۔ لیکن رحمۃ بُشْرٰی کے مقابلہ میں کوئی حیوان مذکر نہیں اس لئے ایسے الفاظ بھی جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر نہ ہو مگر علامت تانیث موجود ہوں مؤنث ہی کہلائینگے۔

یَدَیْنِ۔ مِرْفَقَیْنِ۔ رِجْلَیْنِ۔ عَیْنَیْنِ۔ اُذُنَیْنِ۔ خَدَّیْنِ۔ حَاجِبَیْنِ۔ عَقْرَبٌ۔ ثَعْلَبٌ۔ اَرْنَبٌ۔ اَفْعٰی۔ فَرَسٌ۔ اَرْضٌ۔ رِیْحٌ۔ نَارٌ۔ لَظٰی۔ دَارٌ۔ حَدِیْدٌ۔ ذَنُوْبٌ۔ جَهَنَّمُ۔ سَعِیْرٌ

اعضاء انسانی جو جوڑے ہوں جمع سالم کے بغیر باقی جمع مکسر وغیرہ حیوانوں کے نام قدرتی چیزوں مصنوعی چیزوں اور جہنم کے نام بھی مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ مثالوں کو غور سے پڑھیں اور مشق کریں:۔

مذکر

رَجُلٌ ۔ حِمَارٌ

مذکر وہ اسم ہے۔ جس میں علامت تانیث میں سے کوئی نہ ہو

واحد ۔ تثنیہ ۔ جمع

رَجُلٌ اِمْرَأَۃٌ ۔ رَجُلَانِ ۔ اِمْرَأَتَانِ ۔ رِجَالٌ نِسَاءٌ

واحد جو ایک پر دلالت کرے۔ تثنیہ جو دو افراد پر دلالت کرے۔ جمع جو دو سے زائد کے لئے بولا جائے۔

لفظ کے لحاظ سے جمع کی قسمیں۔ جمع سالم ۔ جمع مکسر ۔ جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی بناء باقی رہتی ہے۔

مُسْلِمٌ ۔ مُسْلِمُوْنَ ۔ مُؤْمِنٌ ۔ مُؤْمِنُوْنَ ۔ مُسْلِمَۃٌ ۔ مُسْلِمَاتٌ مُؤْمِنَۃٌ ۔ مُؤْمِنَاتٌ ۔

جمع سالم دو قسم ہے جمع مذکر سالم ۔ جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم واحد کے آخر میں واو یا یاء جس کے پہلا حرف مضموم یا مکسور ہو۔ اور نون مفتوح کے بڑھانے سے بنتی ہے۔

جمع مؤنث سالم کے بنانے کے لئے واحد کے آخر میں ا۔ ت لگا دیتے ہیں۔ اگر واحد میں تاء تانیث ہو تو اُسے گرا دیتے ہیں۔ مسلم کے

آخر میں واو ساکن جس کا پہلا حرف مضموم ہے اور نون مفتوح بڑھا کر مُسْلِمُوْنَ مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ جمع مذکر سالم بن گئی۔ مُسْلِمَۃٌ کے آخر میں ا۔ت بڑھا کر مُسْلِمَاتٌ۔ مُؤْمِنَۃٌ سے مُؤْمِنَاتٌ جمع مؤنث سالم بنائی گئی ہے۔

جمع مؤنث سالم کا اعراب	اِنَّ الْاَرْضَ یُوْرِثُهَا عِبَادِیَ

الصَّالِحُوْنَ۔ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ۔

جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت رفعی میں واؤ۔ نون اور حالت نصبی جری میں یاء نون سے ہوگا۔ الصّٰلِحُوْنَ حالت رفعی میں ہے۔ اس لئے واؤ نون سے اعراب۔ الصَّالِحِیْنَ کا اعراب یاء نون سے ہے۔ جمع سالم عقلمندوں کے لئے مستعمل ہے بچوں اور دیوانوں کے لئے نہیں۔ طِفْلٌ کی جمع طِفْلُوْنَ۔ مَجْنُوْنٌ کی جمع مَجْنُوْنُوْنَ نہیں ہوگی۔ کیونکہ بچے اور دیوانے عقلمند نہیں ہوتے۔ اس لئے طِفْلٌ کی جمع اَطْفَالٌ اور مَجْنُوْنٌ کی جمع مَجَانِیْنُ آئیگی

جمع مکسر	رِجَالٌ۔ شَیَاطِیْنُ۔ سَلَاطِیْنُ

جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کی بناء سالم نہ رہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ رِجَالٌ جمع رَجُلٌ۔ شَیَاطِیْنُ جمع شَیْطَانٌ اور سَلَاطِیْنُ جمع سُلْطَانٌ ہے۔ اور واحد کی بناء ان جموع

یں سالم نہیں۔ اسلئے ایسی جموع جمع مکسر کہلاتی ہیں

معنی کی رو سے جمع کی قسمیں۔ جمع قلت۔ جمع کثرت

اَذْرُعٌ ۔ اَثْوَابٌ ۔ اَضْیَافٌ ۔ اَعْنَاقٌ ۔ اَعْدَاءٌ ۔ اَسْلِحَةٌ
اَشْرِبَةٌ ۔ اَطْعِمَةٌ ۔

جمع قلت وہ ہے۔ جو دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے کل چار وزن ہیں۔ اَفْعُلٌ ۔ اَفْعَالٌ ۔ فِعْلَةٌ ۔ اَفْعِلَةٌ ۔ آپ مثالوں کو غور سے پڑھئے۔ اور ان چار وزنوں کی مشق مثالوں کے ذریعہ کیجئے۔

جمع کثرت ان چار اوزانوں کے بغیر باقی تمام جمع، جمع کثرت ہیں جو دس اور دس سے اوپر کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

اعراب کے لحاظ سے معرب کی قسمیں معرب کلموں کی آخری حرف کی حرکات اعراب کہلاتی ہیں۔ اسکی چار قسمیں ہیں رفع۔ نصب۔ جر۔ جزم۔

معرب اسموں کا اعراب دو طرح کا ہوتا ہے۔ کبھی بالحرکت[1]۔ کبھی بالحرف[2]۔ اعراب کے لحاظ سے معرب کی سولہ قسمیں بنتی ہیں۔ حالت رفعی میں جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو وَدَلْوٌ وَظَبْیٌ وَرِجَالٌ وَسَلَاطِیْنُ ۔

---

[1] کسی کلمہ کے آخری حرف کی زیر، زبر، پیش یا تنوین اعراب بالحرکت کہلاتی ہے۔ مفرد، جمع وغیرہ کی مثالیں دیکھیں۔

[2] کسی کلمہ کے آخری حرف کی حرکت زیر، زبر، پیش کی جگہ واو، الف یا یاء ہو۔ تو اعراب بالحرف ہے۔

حالت نصبی میں رَاَیْتُ زَیْدًا وَعَمْرًا وَدَلْوًا وَظَبْیًا وَرِجَالًا وَمُسْلِمِیْنًا۔
حالت جری میں مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَعَمْرٍ وَدَلْوٍ وَظَبْیٍ وَرِجَالٍ وَمُسْلِمِیْنٍ۔

مفرد صحیح - جاری مجری صحیح - جمع مکسر کا اعراب رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے - جر کسرہ سے ہوگی - مثالیں غور سے پڑھکر دیکھئے اور تصدیق کیجئے - جاری مجری صحیح وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو - اور اس سے پہلے کا حرف ساکن ہو - جیسے دَلْوٌ - ظَبْیٌ -

هُنَّ مُسْلِمَاتٌ - رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

جمع مؤنث سالم کا اعراب رفع ضمے سے اور نصب جر کسرے سے ہوگی - جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے -

منصرف غیر منصرف کی بحث

یہ بحث ذرا مشکل ہے - اچھی طرح سمجھانے کے بغیر چھوٹے بچے نہ سمجھیں گے - یہاں اس قسم کے چند قاعدے بیان کئے جاتے ہیں جن کی وجہ سے یہ بحث آسان معلوم ہوگی - اور جلدی سمجھ میں آجائیگی -

کئی اسم تو ایسے ہیں جو معرفہ اور نکرہ دونوں حالتوں میں غیر منصرف رہتے ہیں - لیکن کئی اسم ایسے بھی ہیں کہ معرفہ ہونے کی صورت میں غیر منصرف اور نکرہ ہونے کی صورت میں منصرف بن جاتے ہیں - جو اسماء ہر حالت میں غیر منصرف ہی رہا کرتے ہوں ان کی چار قسمیں ہیں -

اَحْمَرُ حَمْرَاءُ - اَفْعَلُ فَعْلَاءُ - عَطْشَانُ عَطْشٰے - حَمْرَاءُ حُبْلٰی - عُلَمَاءُ - جَرْحٰی - مَحَارِیْبُ تَمَاثِیْلُ - دَرَاهِمُ دَنَانِیْرُ -

(۱) ہر وہ صفت جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو - اور اسکی مؤنث فَعْلَاءُ ہو -

(۲) ہر وہ صفت مذکر جس کا وزن فَعْلَانُ ہو - اور اسکی مؤنث فَعْلٰی ہو -

(۳) ہر وہ اسم خواہ واحد ہو یا جمع - لیکن اس کے آخر میں الف تانیث ممدودہ یا مقصورہ ہو -

(۴) ہر وہ جمع جس کا تیسرا حرف الف ہو - اور الف کے بعد دو حرف یا زیادہ ہوں - تو اس قسم کے اسماء ہر حالت میں غیر منصرف رہتے ہیں - اَحْمَرُ حَمْرَاءُ - اَفْعَلُ فَعْلَاءُ پر قاعدہ نمبر ۱ چسپان کریں - عَطْشَانُ عَطْشٰے پر قاعدہ نمبر ۲ حَمْرَاءُ حُبْلٰی - عُلَمَاءُ جَرْحٰی پر قاعدہ نمبر ۳ مَحَارِیْبُ

تمثیل - دراھم - دنانیر یہ قاعدہ نمبر ۲ بیان کریں

جو اسماء معرفہ کی حالت میں غیر منصرف اور نکرہ کی حالت میں منصرف ہوتے ہیں وہ ۹ قسم ہیں :-

یشکر - تغلب - یزید - حمزۃ طلحۃ - زینب مریم -

ابراہیم اسماعیل - عمران عثمان - عمر زفر -

احاد مثنی ثلث معدیکرب بعلبک ثمود بغداد ہرات

(۱) ہر وہ اسم جو فعل مضارع کے وزن پر ہو۔

(۲) ہر وہ اسم جس کے آخر میں تاء تانیث ہو۔

(۳) ہر وہ اسم جو مؤنث کے معنی دے۔

(۴) ہر وہ عجمی نام جو علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو۔

(۵) ہر وہ اسم جس کے آخر میں الف نون زائد ہوں۔

(۶) ہر وہ اسم جو فاعل سے فعل کی طرف معدول ہو۔

(۷) ہر وہ اسم جو عدد سے معدول ہو۔

(۸) ہر وہ اسم مرکب جس کی دوسری جزء میں کوئی حرف عطف نہ ہو۔

(۹) قبیلوں - شہروں جگہوں کے نام - یہ ۹ قسم کے اسماء حالت معرفہ میں غیر منصرف اور حالت نکرہ میں منصرف ہو جاتے ہیں۔

(۱) فعل مضارع کے وزن پر ہیں۔

(۲) میں تاء تانیث ہے۔

(۳) مؤنث کے معنی دیتے ہیں۔

(۴) عجمی علم ہیں اور تین حرف سے زائد ہیں۔
(۵) ہیں الف نون زائدہ ہیں۔
(۶) اپنے فاعل عامر زافر سے معدول مانے گئے ہیں۔
(۷) اُحَادُ اَحَدٌ اِثْنَیْنِ اِثْنَیْنِ ثُلٰثَۃٌ ثُلٰثَۃٌ عدد سے معدول مانے گئے ہیں۔
(۸) وہ اسماء مرکب ہیں جن کی دوسری جز میں کوئی حرف عطف نہیں۔
(۹) قبیلے اور شہروں کے نام ہیں۔
مَرَرْتُ بِاِبْرَاہِیْمَ وَاِبْرَاہِیْمٍ اٰخَرَ ۔ مَرَرْتُ بِالْاَحْمَرِ وَبِعُثْمَانِکُمْ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ۔
پہلی مثال میں پہلا ابراہیم غیر منصرف ہے۔ مگر دوسرا نکرہ ہونے کی وجہ سے منصرف ہے۔ جب غیر منصرف پر الف لام داخل ہو یا غیر منصرف مضاف ہو جائے تو منصرف ہو جاتا ہے۔ دوسری مثال میں بِالْاَحْمَرِ الف لام کی وجہ سے منصرف۔ اور بِعُثْمَانِکُمْ مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ بھی اسی طرح۔
غیر منصرف کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی جری میں فتحہ ہوگا۔ تنوین اور کسرہ غیر منصرف پر نہیں آتا۔
جَاءَنِیْ زَیْنَبُ۔ رَاَیْتُ زَیْنَبَ ۔ مَرَرْتُ بِزَیْنَبَ۔
منصرف وہ اسم ہے جس کے آخر میں ضمہ فتحہ کسرہ اور تنوین

آئی ہو - اوپر کی مثالوں میں زید کو دیکھئے یہ منصرف ہے۔

اسماءِ ستّہ مکبّرہ اَبٌ - اَخٌ - حَمٌ - هَنٌ - فَمٌ - ذُوْ مَالٍ
(باپ - بھائی - سسر - - منہ - مالدار)

حالت رفعی میں هٰذَا اَبُوْكَ وَاَخُوْكَ وَحَمُوْكِ وَ هَنُوْكِ وَفُوْكَ وَذُوْ مَالٍ۔

حالت نصبی میں رَاَيْتُ اَبَاكَ وَاَخَاكَ وَحَمَاكِ وَ هَنَاكِ وَفَاكَ وَذَا مَالٍ۔

حالت جری میں مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ وَاَخِيْكَ وَحَمِيْكِ وَ هَنِيْكِ وَفِيْكَ وَذِيْ مَالٍ۔

یہ چھ اسم اگر مکبر ہوں۔ یعنی ان کی تصغیر نہ بنائی گئی ہو۔ اور یاءِ متکلم کے بغیر کسی اور کلمے کی طرف مضاف ہوں۔ تو ان کا اعراب حالت رفعی میں واو سے حالت نصبی میں الف سے اور حالت جری میں یاء سے ہوگا۔ مثالوں کو پڑھکر پڑتال کرلیں کہ اب نہ تو مصغر ہے - اور نہ ہی یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہے - اگر یہ چھ اسم مضاف نہ ہوں - تو اعراب حرکتی ہوگا - هٰذَا اَبٌ - رَاَيْتُ اَبًا مَرَرْتُ بِاَبٍ - اور اگر یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہوں - تو اعراب تقدیری ہوگا - جَاءَنِيْ اَخِيْ وَاَبِيْ - رَاَيْتُ اَخِيْ وَاَبِيْ - مَرَرْتُ بِاَخِيْ وَاَبِيْ - اگر مصغر ہوں تو اعراب حرکتی ہوگا۔

تثنیہ۔ کِلَا۔ کِلْتَا کا اعراب | رَجُلَانِ۔ کِلَا۔ کِلْتَا۔ اِثْنَانِ۔ اِثْنَتَانِ

جَاءَنِی رَجُلَانِ وَاِثْنَانِ وَکِلَاهُمَا۔ رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وَ اِثْنَیْنِ وَاِثْنَتَیْنِ وَکِلَیْهِمَا۔ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَاِثْنَیْنِ وَاِثْنَتَیْنِ وَکِلَیْهِمَا۔

تثنیہ۔ کلا۔ کلتا جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔ اِثْنَانِ اور اِثْنَتَیْنِ کا اعراب رفع الف سے۔ نصب اور جر یاء سے جس کا پہلا حرف مفتوح ہو۔

مُسْلِمُوْنَ۔ مُؤْمِنُوْنَ۔ اُولُو۔ عِشْرُوْنَ۔ ثَلٰثُوْنَ۔ اَرْبَعُوْنَ تا تِسْعُوْنَ۔ جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُولُوْمَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا

رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا۔ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا۔

جمع مذکر سالم۔ لفظ اُولُو۔ اور عقود عشرون سے تسعون تک کا اعراب رفع واؤ ماقبل مضموم سے اور نصب جر یاء ماقبل مکسور سے ہوگا۔

مُوْسٰی۔ عِیْسٰی۔ غُلَامِیْ

جَاءَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَغُلَامِیْ۔ رَأَیْتُ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَغُلَامِیْ۔ مَرَرْتُ بِمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَغُلَامِیْ۔

۱۵۔ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ اور وہ اسم جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو۔ ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری

حالت نصبی میں فتحہ تقدیری - حالت جری میں کسرہ تقدیری ہوگا مثالوں کو غور سے پڑھو اور سمجھو قواعد عربی کے ماہر ہو جاؤ گے ضمہ تقدیری فتحہ تقدیری کسرہ تقدیری کے معنی یہ ہیں - کہ اعراب لفظی نہ ہو بلکہ عوامل کے لحاظ سے کوئی لفظ فاعل ہے تو مرفوع اگر مفعول ہے تو منصوب - اگر جار مجرور ہے تو مجرور یعنی عوامل کے لحاظ سے اگر فاعل ہے - تو اُسے مرفوع ہونا چاہئے تھا - لیکن کلمہ کا آخری حرف حرکات کو برداشت نہیں کر سکتا - اس لئے حرکات تو نہ ہونگی - لیکن مقام فاعل میں واقع ہونے کی وجہ سے اُسے مرفوع ہی فرض کر لیا جائیگا - اسی طرح منصوب اور مجرور - جَاءَ الْقَاضِيْ - رَأَيْتُ الْقَاضِيَ - مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ اس مثال میں پہلا قاضی مرفوع تقدیری اور تیسرا قاضی مجرور تقدیری ہے - کیونکہ قاضی کا آخری حرف یا حرکات کو برداشت نہیں کر سکتی - پہلا قاضی فاعل ہے - اور فاعل مرفوع ہوتا ہے - چونکہ قاضی کی یا حرکات کو برداشت نہیں کر سکتی - اس لئے حرکت تو نہیں آئیگی - مگر فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع فرض کر لیا گیا ہے علیٰ ہذا القیاس -

جَاءَنِيْ مَوْلٰى - رَأَيْتُ مَوْلٰى - مَرَرْتُ بِمَوْلٰى - جَاءَ الْقَاضِيْ - رَأَيْتُ الْقَاضِيَ - مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ - جَاءَ قَاضٍ - رَأَيْتُ قَاضِيًا - مَرَرْتُ بِقَاضٍ - عِنْدَ ظَبْيٍ - رَأَيْتُ ظَبْيًا مَرَرْتُ بِظَبْيٍ -

۱۵
ہر وہ اسم جس کے آخر میں یاء ہو۔ اور یاء سے پہلا حرف مفتوح ہو تو اعراب تقدیری ہوگا۔ مَولٰی اسی کی مثال ہے اگر یاء سے پہلا حرف مکسور ہوگا۔ تو حالت نصبی میں فتحہ آسکیگا۔ رفعی جری حالت میں اعراب تقدیری ہوگا۔ قاضی کو ہی دیکھ لیجئے۔ اگر لفظ قاضی سے الف لام دور کردیں۔ تو حالت رفعی جری میں یاء حذف کردی جائیگی قَاضٍ قَاضِیًا کو ہی دیکھکر سمجھیں۔ اگر یاء کا پہلا حرف ساکن ہو تو پھر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں ظَبْیًا کی مثال دیکھ لیں۔ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ۔ یَبْلُغَ الْهَدْیَ۔ قرآنی آیات بھی اس قواعد کی تصدیق کرتی ہیں۔

مُسْلِمُوْنَ مُؤْمِنُوْنَ۔ مُسْلِمِیْنَ۔ مُؤْمِنِیْنَ۔ جَاءَنِیْ مُسْلِمُوْیَ رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ۔ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

۱۶
جمع مذکر سالم جب یاء متکلم کی طرف مضاف ہو۔ تو اس کا اعراب رفع تقدیر واو سے اور نصب جر تقدیر یاء سے ہوگا۔ جس یاء کا پہلا حرف مکسور ہو۔ تثنیہ جمع کا نون بوقت اضافت گر جاتا ہے اس لئے جب مُسْلِمُوْنَ کو یاء متکلم کی طرف مضاف کیا۔ تو نون بوجہ اضافت گر کر مُسْلِمُوْیَ بن گیا۔ واو یاء ساکن جمع ہوگئے واو کو یاء سے بدل دیا تو مُسْلِمِیْیَ ہوگیا۔ دو ساکن جمع ہوئے تو ادغام کردیا۔ مُسْلِمِیَّ ہوگیا۔ یاء چاہتی ہے۔ کہ اس کا

ما قبل مکسور ہو۔ ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

مضارع کا اعراب

هُوَ يَضْرِبُ - لَنْ يَضْرِبَ - لَمْ يَضْرِبْ

مضارع صحیح کے پانچ صیغوں یعنی واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائبہ۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد اور جمع متکلم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ۔ حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جزمی میں سکون ہو گا۔ جیسا مثالوں سے ظاہر ہے۔

هُوَ يَغْزُوْ وَ يَرْمِيْ - لَنْ يَّغْزُوَ لَنْ يَّرْمِيَ - لَمْ يَغْزُ لَمْ يَرْمِ۔

مضارع معتل واوی کے انہیں پانچ صیغوں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری اور حالت نصبی میں فتحہ لفظی۔ اور حالت جزمی میں لام کلمہ کے گرانے سے ہو گا۔

هُوَ يَرْضٰى - لَنْ يَرْضٰى - لَمْ يَرْضَ

مضارع معتل الفی کے ان پانچ صیغوں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری اور حالت نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جزمی میں لام کلمہ کے گرانے سے ہو گا۔

مثالیں پڑھیں اور تجزیہ کرنے جائیں

(۱) هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ وَيَرْضَيَانِ۔

(۲) هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْضَوْنَ۔

(۳) لَنْ يَضْرِبَا لَنْ يَغْزُوَا لَنْ يَرْضِيَا۔
(۴) لَنْ يَضْرِبُوْا لَنْ يَغْزُوْا لَنْ يَرْضَوْا۔
(۵) لَمْ يَضْرِبَا لَمْ يَغْزُوَا لَمْ يَرْضِيَا۔
(۶) لَمْ يَضْرِبُوْا لَمْ يَغْزُوْا لَمْ يَرْضَوْا۔

صحیح اور معتل مضارع کا تثنیہ جمع کا اعراب حالت رفعی میں نون اعرابی کے قائم رکھنے سے ہو گا۔ حالت نصبی اور جزمی میں نون اعرابی کے گرانے سے ہو گا۔

مشق

نیچے دی ہوئی آیات قرآنیہ میں سے مضارع صحیح اور مضارع معتل کے مختلف اعراب والے صیغے الگ کر کے ان کی گردان کیجئے:۔

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ۔ هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ۔ لَمْ يَدْعُنَا اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ۔ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا۔ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى۔ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ۔

لَنْ یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ - وَاَنْ اَتْلُوَ الْقُرْاٰنَ - اِذَنْ اُکْرِمُکَ -
اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ - وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ
حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ - لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ - لَا یَضْرِبْ -
لِیَضْرِبْ - لَمَّا یَضْرِبْ بَکْرٌ - اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ -
سَیَقُوْلُ السُّفَہَآءُ - کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ -

فعل مضارع پر دو قسم کے حروف عامل داخل ہوتے ہیں ناصبہ اور جازمہ
حروف ناصبہ چار ہیں اَنْ - لَنْ - کَیْ - اِذَنْ - جب مضارع
کے ابتدا میں ان میں سے ایک آتا ہے - تو مضارع کے آخری حرف
کی حرکت نصب سے بدل جاتی ہے - لیکن حرف لن مضارع کے
معنی کو نفی تاکید سے بدل دیتا ہے یَضْرِبُ کے معنی ہیں مارتا ہے
یا مارے گا - لیکن لَنْ یَضْرِبَ کے معنی ہیں ہرگز نہیں مارتا - اور ہرگز
نہیں مارے گا - مضارع کے پہلے جب لام یا حتّٰی ہو تو اس وقت بھی
مضارع منصوب ہوتا ہے - حروف ناصبہ کے آنے سے مضارع
منصوب ہونے کے علاوہ مضارع کے تمام نون اعرابی بھی گر جاتے ہیں -
حروف جازمہ تعداد میں پانچ ہیں اور جب مضارع کے پہلے
آتے ہیں تو مضارع کے آخری حرف کو جزم دیتے ہیں - اور مضارع
کو ماضی منفی کے معنی میں تبدیل کر دیتے ہیں - یضرب کے معنی
مارتا ہے یا مارے گا لَمْ یَضْرِبْ کے معنی نہیں مارا اس طرح ہو گا
مضارع کو جزم دینے کے علاوہ مضارع کے سارے نون اعرابی بھی

ان پانچ حروف جازمہ کے آنے سے گر جاتے ہیں - حروف جازم
لَمْ - لَمَّا - لَامِ امر - لَاءِ نہی اور اِنْ ہیں - مضارع میں جیسا کہ
آپ نے پڑھا ہے حال اور استقبال دو زمانے پائے جاتے ہیں -
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مضارع کے ابتداء میں س لایا جاتا ہے تو
مستقبل قریب کے معنی کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے - کبھی سوف
مضارع کے پہلے لگا کر مستقبل بعید کے معنی کے لئے مضارع کو مخصوص
کیا جاتا ہے - س اور سوف جب مضارع کے ابتداء میں لائے
جاتے ہیں - تو پھر مضارع حال کے معنی نہیں دیتا -
سبق کے ابتداء میں حروف ناصبہ اور جازمہ مضارع کے ابتداء
میں لام اور نہی - س اور سَوْفَ لانے کی ساری مثالیں تفصیل سے
دی گئی ہیں - خوب پڑھئے اور عملی مشق کیجئے -

عوامل اعراب دو قسم ہیں - لفظی معنوی

لفظی تین قسم ہیں - حروف - افعال - اسماء

بحث حروف | حروف دو قسم ہیں - حروف عاملہ - حروف غیر عاملہ

جو حروف اسم پر عمل کرتے ہیں وہ پانچ قسم ہیں

(۱) حروف جار | بِاللّٰہِ - مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ -
فِی السَّمٰوٰتِ - حَتّٰی الْاَرْضِ - وَاللّٰہِ - تَاللّٰہِ - کَالْاَسَدِ
یہ حروف تعداد میں ۱۷ ہیں - جس اسم کے پہلے یہ آتے ہیں

اس کے آخر میں جر دیتے ہیں۔ جیسا کہ مثالوں سے آپ پر واضح ہو چکا ہے۔ آپ یہ شعر یاد کر لیجئے تو سارے حروف جار آپ کو یاد ہو جائینگے۔ با و تا و کاف و لام و واؤ مُنذ و مُذ خلا ۔ رُبَّ حاشا مِن عدا فی عن علیٰ حتّیٰ الیٰ ۔

یہ سارے حروف جار کہلاتے ہیں ۔ اور جن اسموں کو زیر دیتے ہیں ۔ انہیں مجرور کہا جاتا ہے ۔

(۲) حروف مشبہ بالفعل ۔ اِنَّ اللّٰہَ حَلِیْمٌ غَفُوْرٌ ۔ بَلَغَنِیْ اَنَّ بَکْرًا نَائِمٌ ۔ کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ ۔ غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ ۔ لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ ۔ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۔

یہ شعر یاد کریں تو حروف مشبہ بالفعل خود بخود معہ عمل یاد ہو جائینگے

اِنَّ با اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لٰکِنَّ لَعَلَّ

ناصب اسم اند رافع در خبر ۔ ضد ما و لا ۔

حروف مشبہ بالفعل کہنے کی وجہ ۔ جس طرح فعل کا فاعل اور مفعول ہوتا ہے ۔ اسی طرح ان حروف کا اسم اور خبر ہوتی ہے ۔ یہ حروف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں ۔ کبھی رفع نصب لفظی ۔ کبھی رفع نصب تقدیری ہوتی ہے ۔ اگر ان حروف کے بعد اسم سے پہلے ما آجائے تو ان حروف کا عمل باطل ہو جاتا ہے ۔ سب حروف کے عمل کی مثالیں اور اسم اور اِنَّ کے درمیان ما کا حائل ہو کر ان کا عمل باطل ہو جانے کی مثال ابتدائی سبق میں ملاحظہ کریں

(۳) مَا ۔ لَا
لَیس کے معنی میں

مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا ۔ مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔
لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

عربی زبان میں ما کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ۔ لیکن جب ما لیس کے معنی میں نافیہ ہو ۔ تو اس وقت وہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے ۔

ما اور لا میں فرق

ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے ۔ لیکن جب ما کی خبر اسم سے پہلے ہو تو پھر ما عمل نہیں کرتا ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ میں محمد خبر ہے ما کی جو رسول اسم ما سے پہلے ہے ۔ اس لئے ما نے عمل نہیں کیا ۔

(۴) لَا نفی جنس

لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ ۔ لَا رَیْبَ فِیْهِ
لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ۔ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۔ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ

لا نفی جنس اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے ۔ اور جنس کی نفی کرتا ہے ۔ لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ کے معنی ہیں جنس مرد سے کوئی بھی گھر میں نہیں لَا رَیْبَ کے معنی ہیں جنس شک سے کسی قسم کا شک نہیں ۔
یہ حرف اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے ۔ اگر لا مکرر ہو ۔ تو عمل کی دو صورتیں ہیں ۔ چاہو تو اسم منفی کو نصب دو چاہو تو تنوین رفعی دو ۔ اگر اسم منفی اور لاء نفی جنس میں کسی لفظ

سے فاصلہ ہو تو پھر اسم منفی ہوگا۔ اور لَا مکرر آئیگا۔
لَا مکرر اسم منفی منصوب کی مثال لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ۔
لَا مکرر اسم منفی پر تنوین رفعی کی مثال لَا بَیْعٌ وَلَا خُلَّۃٌ
لَا اور اسم منفی میں فاصلہ کی مثال لَا فِیْھَا غَوْلٌ۔

(۵) حروف نداء یَا ثَمُوْدُ۔ یَا نُوحُ۔ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ۔
قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ۔ یَا حَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ۔ یَا رِجَالًا صَالِحًا۔
ندا کے معنی آواز دینا۔ پکارنا۔ منادٰی جسے پکارا جائے۔ جو حروف بلانے یا پکارنے کے لئے استعمال ہوں وہ حروف ندا کہلاتے ہیں۔ اگر منادٰی معرفہ او مفرد ہو تو مرفوع بلا تنوین ہوگا یا ثمود کو دیکھ لیں۔ اگر منادٰی مضاف ہے تو منصوب بلا تنوین ہوگا یَا اَھْلَ الْکِتَابِ پڑھ لیں۔ اگر منادٰی نکرہ اور موصوف ہو تو منصوب تنوینی ہوگا۔ یَا حَسْرَۃً۔ یَا رِجَالًا کو مدنظر رکھو۔

حروف نداء پانچ ہیں یَا۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ اَیْ۔ اَ۔ آیْ آ۔
نداء قریب۔ اَیَا ھَیَا نداء بعید۔ یَا قریب بعید دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ سب کی مثالیں پڑھ لیں:۔
ھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ۔ اَیَا غُلَامَ زَیْدٍ۔ اَعَبْدَ اللّٰہِ۔ اَیْ عَبْدَ اللّٰہِ
دوسری قسم ان حروف کی ہے جو افعال پر عمل کرتے ہیں۔
وہ دو قسم ہیں حروف ناصبہ۔ اور حروف جازمہ ان کی مفصل بحث

فعل مضارع کے بیان میں گذر چکی ہے۔ وہاں سے ملاحظہ کر لیں۔

تیسری قسم ان حروف کی ہے جو عمل نہیں کرتے

ان حروف کی کئی قسمیں ہیں۔ یہاں ایک کا بیان سن لیجئے:

(۱) حروف تنبیہ۔ اَلَا ۔ اَمَا ۔ ھَا ۔ اَلَا زَیْدٌ قَائِمٌ
اَمَا بَکْرٌ نَائِمٌ ۔ ھَا ذَالِکَ فَائِزٌ ۔ یہ حروف خبرداری کے لئے
اور غفلت دور کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ جملہ پر داخل
ہوتے ہیں لیکن جملے میں کسی قسم کا عمل نہیں کرتے۔

(۲) حروف ایجاب۔ نَعَمْ ۔ بَلٰی ۔

(۳) حروف تحضیض۔ اَلَّا ۔ ھَلَّا ۔ لَوْلَا

(۴) حروف استفہام۔ ہمزہ ۔ ھَلْ

(۵) حروف زجر۔ کَلَّا وغیرہ

(۶) حروف ترنّم (گانے کے حروف)

(۷) نون تاکید ثقیلہ خفیفہ جو آخر مضارع میں لاحق ہوتا ہے۔ اور
مضارع میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا۔ لَیَضْرِبَنَّ لَیَضْرِبَنْ

(۸) حروف شرط اَمَّا ۔ لَوْ ۔ حروف عطف۔ واو ۔ او
فا ۔ ثُمَّ ۔ اِمَّا ۔ اَمْ ۔ بَلْ ۔ لَا ۔ لٰکِنْ وغیرہ۔

افعال عاملہ کوئی فعل بھی ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو۔ لیکن افعال
عاملہ کی دو قسمیں ہیں۔ فعل لازم اور فعل متعدی۔
ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ۔ ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا ۔ صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

جَلَسْتُ فَوْقَكَ - ذَهَبْتُ وَزَيْدًا حَتّٰى وَصَلْنَا الْمَدِيْنَةَ - ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا - جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا - ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا -

فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی ہر حالت میں فاعل کو رفع دیتا ہے مگر فعل متعدی فاعل کے علاوہ ایک اور اسم کو نصب بھی دیتا ہے۔ اور فعل لازم فاعل کو رفع دینے کے علاوہ چھ اور اسموں کو نصب بھی دیتا ہے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا میں ضَرَبَ فعل متعدی نے زَيْدٌ فاعل کو رفع دینے کے علاوہ عَمْرًوا مفعول بہ کو نصب دیدی ہے مفعول بہ اُسے کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ۔ اس لیے عمرو مفعول بہ ہے - جن چھ اسموں کو فعل لازم نصب دیتا ہے وہ یہ ہیں:-

(۱) مفعول مطلق | وہ مصدر ہے جس سے فعل کی تاکید ہو - اور وہ مصدر اُسی فعل کے ہم معنی ہوتا ہے ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا میں ضَرْبًا مصدر ہے اور فعل ضرب کے ہم معنی ہیں - اور ضَرْبًا فعل کی تاکید کرتا ہے - کیونکہ مفعول مطلق ہے -

(۲) مفعول فیہ | وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کی جگہ بتائے اُس کا دوسرا نام ظرف بھی ہے - اگر وقت کے معنی پائے جائیں تو ظرف زمان - اگر جگہ کے معنی پائے جائیں تو ظرف مکان یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مفعول فیہ ظرف زمان ہے - کیونکہ یوم کے معنی دن - اور دن وقت کا نام ہے - فَوْقَكَ مفعول فیہ ظرف مکان ہے کیونکہ فوق کے معنی اوپر کے ہیں - اور اوپر جگہ ہوتی ہے -

(۳) مفعول معہ | وہ اسم ہے جو واو معیت کے بعد آتا ہو۔ ذَهَبْتُ وَ زَیْدًا میں زَیْدًا مفعول معہ ہے۔ جو واو معیت کے بعد آیا ہے۔ اور مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۴) مفعول لہ | وہ اسم ہے جو فعل کا سبب ہو ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا میں تَادِیْبًا مفعول لہ ہے۔ کیونکہ فعل ضرب کا سبب ادب سکھانا تھا۔

(۵) حال | وہ اسم ہے جو فاعل اور مفعول کی حالت بیان کرے۔ فاعل مفعول کو ذو الحال۔ اور ان کی حالت کو حال کہا جاتا ہے۔ اوپر کی مثالوں میں زَیْدٌ فاعل ذو الحال رَاکِبًا حال۔ دوسری مثال میں زید مفعول ذو الحال۔ مَشْدُوْدًا حال۔ لہذا رَاکِبًا اور مَشْدُوْدًا بوجہ حال ہونے کے منصوب ہیں۔

(۶) تمیز | عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا۔ عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا۔ عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا۔

تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم چیز کے بعد اس کے ابہام اور اختفاء کو دور کرے۔ یہ ابہام تمیز کے ذریعہ یا تو عدد سے دور کیا جاتا ہے۔ یا اوزان پیمانہ اور پیمائش سے۔ پہلے مثال میں اَحَدَ عَشَرَ مبہم تھا۔ اَحَدَ عَشَرَ کے

کہنے سے یہ پتہ نہ چلتا تھا۔ کہ گیارہ روٹیاں ہیں۔ یا گیارہ
آدمی۔ یا اور کوئی چیز۔ دِرْهَمًا تمیز نے یہ ابہام دور کر کے
ظاہر کر دیا۔ کہ گیارہ روپیہ ہیں۔ اسی طرح رطل۔ قفیزان
قَدْرُ رَاحَةٍ مبہم چیزیں تھیں۔ مگر زَيْتًا۔ بُرًّا۔ سَحَابًا
تمیزوں نے ابہام دور کر دیا۔ اور یہ سب تمیزیں منصوب ہیں۔

مُسْتَثْنیٰ۔ مُسْتَثْنیٰ مِنْهُ

جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔ فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا۔
مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ۔ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ
مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔
مُسْتَثْنیٰ اُسے کہتے ہیں جو حروف استثناء اِلَّا۔ غَيْرَ۔ سِوٰی
خَلَا۔ عَدَا کے بعد واقع ہو۔ اور حکم ما قبل اِلَّا سے خارج
کیا جائے۔ جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا میں زید مستثنیٰ ہے۔
کیونکہ زید اِلَّا کے بعد آیا ہے۔ اور اِلَّا سے پہلے کے حکم جَاءَ سے
بوجہ حرف استثناء اِلَّا الگ کیا گیا ہے۔ یعنی سب لوگ سب
آئے۔ مگر زید نہیں آیا۔ جس حکم سے نکالا جائے۔ اُسے مستثنیٰ
منہ کہتے ہیں۔ جَاءَنِي الْقَوْمُ۔ مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف اِستثنا
زَيْدًا مستثنیٰ۔
استثنا کی دو قسمیں ہیں متصل اور منقطع۔ مستثنیٰ متصل

وہ ہے۔ کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ پہلی مثال
میں زَیْدٌ مستثنیٰ قَوْمٌ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہے۔
مُستثنیٰ منقطع وہ ہے کہ مُستثنیٰ جنس مستثنیٰ منہ سے نہ ہو۔
آخری مثال میں حِمَارٌ مستثنیٰ قوم مستثنیٰ منہ کی جنس سے
نہیں۔ مستثنیٰ منقطع میں مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
لیکن متصل میں اگر مُستثنیٰ منہ مثبت ہے۔ تو مستثنیٰ ہمیشہ
منصوب ہوگا۔ فَشَرِبُوْا مِنْہُ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اگر مستثنیٰ
منہ منفی ہے تو پھر یہ دیکھنا پڑیگا کہ اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہے
تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں۔ مَا جَاءَنِیْ الْقَوْمُ
اِلَّا زَیْدًا اور اِلَّا زَیْدٌ۔ زَیْدًا اسلئے کہ مستثنیٰ ہے۔ زَیْدٌ
اسلئے کہ قوم کا بدل ہے۔ اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہیں تو پھر مستثنیٰ
عوامل کی رو سے جس اعراب کا مستحق ہوگا وہی دینا پڑیگا۔
مَا جَاءَنِیْ اِلَّا عَمْرٌو میں مستثنیٰ منہ اَحَدٌ مذکور نہیں۔ یہاں
زَیْدٌ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ حرف غیر اور
سِوٰی کے بعد مُستثنیٰ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
دیکھ لیجئے۔ حَاشَا۔ خَلَا۔ عَدَا کے بعد مستثنیٰ کبھی
منصوب کبھی مجرور آتا ہے۔ مَا خَلَا۔ مَا عَدَا۔ لَیْسَ۔
لَا یَکُوْنُ کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
جَاءَنِیْ الْقَوْمُ مَا عَدَا زَیْدًا مَا خَلَا عَمْرًا لَیْسَ

خَالِدًا - لَا يَكُوْنُ بَكْرًا وغیرہ -

افعال عاملہ کی دوسری قسم - فعل مجہول - ضُرِبَ زَیْدٌ - قُتِلَ عَمْرٌو - فعل مجہول فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے - ضُرِبَ فعل مجہول زَیْدٌ مفعول بہ کیونکہ ضرب کا فعل زید پر واقع ہوا ہے - اور جس پر فعل واقع ہو وہ مفعول بہ ہوتا ہے - اسی طرح دوسری مثال میں قُتِلَ فعل مجہول عَمْرٌو مفعول بہ دونوں فعل مجہولوں نے مفعول بہ زَیْدٌ عَمْرٌو کو رفع دیا ہوا ہے -

افعال عاملہ کی تیسری قسم افعال ناقصہ ہے یہ تعداد میں ۱۷ ہیں - آپ یہ شعر یاد کرلیں تو جان لیجئے کہ سارے افعال ناقصہ آپ نے یاد کرلئے -

کَانَ صَارَ - اَصْبَحَ - اَمْسٰی - وَاَضْحٰی - ظَلَّ - بَاتَ -
مَا فَتِئَ - مَا دَامَ - مَا انْفَكَّ - لَیْسَ باشد از فعا
مَا بَرِحَ - مَا زَالَ افعالے کزیں ہا مشتق اند
ہر کجا بینی ہمیں حکم ست بر جملہ روا

کَانَ اللّٰہُ حَلِیْمًا غَفُوْرًا - اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا - اَمْسٰی زَیْدٌ کَاتِبًا - اَضْحَی الْمُظْلِمُ مُنِیْرًا - ظَلَّ زَیْدٌ کَاتِبًا بَاتَ الشَّابُّ شَیْخًا - مَا دَامَ زَیْدٌ جَالِسًا -

انہیں افعال ناقصہ اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ افعال صرف فاعل سے مل کر پورے معنی نہیں دیتے۔ بلکہ ان کے معنی کی تکمیل کے لئے فاعل کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ یہ افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا اسم کان اور خبر کان کی خبر کہلاتی ہے۔ ان افعال کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے۔ مثالوں کو غور سے پڑھیں۔ ان قواعد کی پڑتال کریں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے بعض افعال صرف فاعل سے مل کر ہی پورا معنی دیدیتے ہیں۔ جیسے کَانَ مَطَرٌ (بارش تھی) اس صورت میں انہیں افعال تامہ کہتے ہیں۔

افعال عاملہ کی چوتھی قسم افعال مقاربہ ہے	عَسَی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ۔ کَادَ زَیْدٌ یَجِیْءُ۔ کَرُبَ زَیْدٌ

یَخْرُجَ۔ اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّجِیْءَ۔ اَوْشَکَ زَیْدٌ یَجِیْءُ۔ یہ تعداد میں چار ہیں۔ افعال مقاربہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان افعال میں نزدیکی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ عسی میں تاء تانیث تو داخل ہوتی ہے جو اس کے فعل ہونے کی نشانی ہے۔ لیکن اس سے فعل۔ فاعل۔ مفعول وغیرہ مشتقات نہیں بنتے۔ عَسٰی کا اسم مرفوع فاعل ہوتا ہے اور اس کی خبر منصوب مضارع مع اَنْ ہوتی ہے۔ جب عَسٰی کا فاعل

اسم ظاہر ہو تو عسیٰ کی خبر تذکیر۔ تانیث۔ جمع۔ تثنیہ۔ واحد میں اسم کے مطابق ہو گی۔ عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ عَسَی الزَّیْدَانِ اَنْ یَقُوْمَا۔ عَسَی الزَّیْدُوْنَ اَنْ یَقُوْمُوْا۔ اگر عسیٰ کا اسم اسم ضمیر ہو تو پھر یہ مطابقت ضروری نہیں۔ عسیٰ فعل مقاربہ زَیْدٌ اسم ظاہر فاعل۔ اَنْ یَخْرُجَ فعل مضارع بہ اَنْ خبر عسیٰ

کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ۔ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا۔ کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَجِیْئَ کاد کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے۔ اسکی خبر بھی فعل مضارع ہی ہوتا ہے۔ لیکن کبھی با اَنْ اور کبھی بے اَنْ جیسا مثالوں سے ظاہر اور عیاں ہے۔

کَرُبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ۔ کرب کا اسم مرفوع اور خبر منصوب فعل مضارع بے اَنْ ہوتی ہے۔

اَوْشَکَ زَیْدٌ یَجِیْئُ۔ اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَجِیْئَ۔ اَوْشَکَ کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے۔ اسکی خبر بھی کبھی فعل مضارع با اَنْ اور کبھی فعل مضارع بے اَنْ ہوتی ہے

افعال عاملہ کی پانچویں قسم افعال قلوب ہیں

انہیں افعال قلوب اسلئے کہا جاتا ہے کہ ان افعال کا تعلق ہاتھ پاؤں اور اعضاء خارجی سے نہیں۔ بلکہ ان افعال کا تعلق خیالات اور دل سے ہے۔ انہیں افعال شک اور یقین بھی

کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان افعال کے معنی شک اور یقین پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ تعداد میں سات ہیں۔ تین شک اور تین یقین۔ اور ایک شک اور یقین دونوں کے لئے۔

حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا۔ ظَنَنْتُ بَکْرًا نَائِمًا۔ خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا۔ عَلِمْتُ زَیْدًا جَاهِلًا۔ رَأَیْتُ عَمْرًوا فَاضِلًا۔ وَجَدْتُ الْبَیْتَ رَهْنًا۔ زَعَمْتُ الرَّحْمٰنَ غَفُوْرًا۔ حَسِبْتُ۔ خِلْتُ۔ ظَنَنْتُ تینوں شک۔ عَلِمْتُ۔ رَأَیْتُ۔ وَجَدْتُ تینوں یقین۔ زَعَمْتُ گاہے شک اور گاہے یقین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ افعال قلوب مبتدا۔ خبر پر داخل ہو کر دونوں کو نصب دیتے ہیں۔ جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

افعال عاملہ کی چھٹی قسم افعال مدح وذم ہیں

نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔ نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْدٌ۔ بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو۔ بِئْسَ صَاحِبُ الْفَرَسِ عَمْرٌو۔ سَاءَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔ حَبَّذَا زَیْدٌ۔

افعال مدح وذم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان افعال کے معنی میں تعریف اور مذمت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ یہ تعداد میں چار ہیں۔ دو مدح اور دو ذم کیلئے۔ یہ افعال اسم جنس معرف باللام یا مضاف بطرف معرف باللام کو رفع دیتے ہیں۔ جس اسم کی

تعریف یا مذمت کیجاتی ہے۔ اُسے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہا جاتا ہے۔ نِعْمَ فعل مدح اَلرَّجُلُ اسم جنس معرّف باللام۔ فاعل زید مخصوص بالمدح مبتدا موخر۔ نِعْمَ الرَّجُلُ فعل فاعل۔ خبر زید مبتدا۔ علیٰ ہذا القیاس مثالوں کو پڑھکر عملی مشق کریں۔

اسماء عاملہ کی بحث

حروف عاملہ اور افعال عاملہ کی بحث کے بعد اسماء عاملہ کی بحث کیجاتی ہے۔ جسطرح حروف اور افعال عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ اسم بھی عامل ہوا کرتے ہیں۔ اسماء عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔

(۱) اسماء شرطیہ - یہ تعداد میں نو ہیں۔ آپ یہ شعر یاد کر لیجئے تاکہ سب کے سب اسماء شرطیہ آپ کو یاد رہیں۔

مَنْ و مَا۔ مَہْمَا۔ و اَیُّ۔ حَیْثُمَا۔ اِذْمَا۔ مَتیٰ
اَیْنَمَا۔ اَنّیٰ۔ نہ اسم جازمند مر فعل را

مَنْ یُّکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ۔ مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ۔ مَتیٰ تَذْھَبْ اَذْھَبْ۔ اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْہُ۔ اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ۔ اَنّیٰ تَکُنْ اَکُنْ۔ حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ۔ اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ۔ مَھْمَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ۔

یہ اسماء حرف اِنْ کی طرح دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں۔ اور دوسرا فعل پہلے فعل کی وجہ اور سبب ہوتا ہے۔ پہلا جملہ شرط اور دوسرا جزا کہلاتا ہے۔ اوپر کی سب مثالوں میں آپ دیکھ لیں۔ کہ یہ حروف اِنْ شرطیہ کے معنی دیتے ہیں۔ مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ کا مطلب یہ ہے کہ اِنْ یُکْرِمْنِیْ ھُوَ اُکْرِمْہُ مَا تَشْتَرِ کا مطلب یوں ہے اِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ اَشْتَرِ الْفَرَسَ آپ دیکھیں مَن دو جملوں پر داخل ہے۔ پہلا جملہ یُکْرِمْنِیْ شرط اور اُکْرِمْہُ دوسرا جملہ جزا کہلائیگا۔

حرف شرط کا استعمال | مَنْ عقلمندوں مَا اِذْمَا غیر ذوی العقولوں۔ متیٰ ظرف زمان۔ اَیْنَمَا۔ اَنّیٰ۔ حَیْثُمَا ظرف مکان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) اسماء افعال بمعنی ماضی

(۳) اسماء افعال بمعنی امر ان کی بحث مبنیات میں گذر چکی ہے۔ وہاں سے ملاحظہ ہو۔

(۴) اسم فاعل | زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ۔ زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ عَمْرًوا۔ جَاءَنِی الْقَائِمُ اَبُوْہُ۔ جَاءَنِی الضَّارِبُ اَبُوْہُ بَکْرًا۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا۔ اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

اسم فاعل اپنے فعل معروف کی طرح عمل کرتا ہے۔ اگر فعل معروف لازم

تو اسم فاعل بھی فعل معروف کی طرح اور اگر فعل متعدی ہو تو اسم فاعل بھی فعل متعدی کی طرح عمل کریگا۔ لیکن اسم فاعل تب عمل کریگا۔ جب حال یا استقبال کے معنی دے۔ اور اسم فاعل کا پہلا لفظ مبتدا یا موصوف یا موصول یا ذوالحال یا ہمزہ استفہام یا حرف نفی ہو۔ پہلی دو مثالوں میں "قَائِمٌ" اسم فاعل کا پہلا لفظ زید مبتدا۔ تیسری مثال میں ضَارِبٌ اسم فاعل سے پہلا لفظ رجل موصوف۔ چوتھی مثال میں قَائِم اسم فاعل سے پہلے ال موصول۔ چھٹی مثال میں ذوالحال زید راکِبٌ اسم فاعل سے پہلے ساتویں مثال میں ہمزۂ استفہام۔ آٹھویں میں حرف نفی ضَارِبٌ اور قَائِمٌ اسم فاعل سے پہلے ہے۔ اسلئے یہ اسم فاعل عمل کریگا۔ فعل لازم کا اسم فاعل صرف فاعل کو رفع فعل متعدی کا اسم فاعل فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیگا۔ اگر یہ شرطیں اسم فاعل میں نہ پائی جائیں تو پھر عمل نہیں کرتا۔ لیکن اسم فاعل معرف باللام ہو تو بغیر ان شرطوں کے بھی عمل کرتا ہے۔ اَلضَّارِبُ عَمْرًا اَلْآنَ وغیرہ۔

(۵) اسم مفعول | اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ زَيْدٌ۔ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ۔ اَمَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ۔

اسم مفعول بھی تب اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے جب اسمیں ساری اسم فاعل والی شرطیں پائی جائیں۔ مضروب اسم مفعول

ال موصول کے بعد ہے۔ غلامہ مضروب کا مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ ہے۔ مضروب اسم مفعول نے وہی عمل کیا۔ جو اس کا فعل مجہول یُضرَبُ کرتا ہے۔ اگر یہ شرطیں اسم مفعول میں نہ پائی جائیں۔ تو وہ مضاف ہو جاتا ہے۔ اور عمل نہیں کرتا۔

(۶) صفت مشبّہہ | زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ جَمِیْلٌ وَجْهُهٗ۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ کَرِیْمٍ خُلُقُهٗ۔

صفت مشبہہ بھی اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے کیونکہ یہ صیغوں میں اسم فاعل کے مشابہ ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اسم فاعل کے اوزان قیاسی اور صفت مشبہہ کے اوزان سماعی ہیں۔

(۷) اسم تفضیل | زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ جَاءَنِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ۔ زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

اسم تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہے۔ مِنْ۔ الف لام اور اضافت سے۔ اسم تفضیل فاعل میں عمل کرتا ہے۔ اور وہ فاعل ایک پوشیدہ ضمیر ہوتی ہے۔ یعنی ھُوَ۔ زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وغیرہ اصل میں زَیْدٌ ھُوَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو جَاءَنِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ ھُوَ۔ زَیْدٌ ھُوَ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ہے۔

(۸) مصدر | اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا۔

اسم مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو۔ تو اپنے فعل کی طرح

عمل کرتی ہے۔

(۹) مضاف مضاف الیہ | جَاءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ۔

اسم مضاف بھی مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔ جیسا غُلَامُ مضاف نے زَیْدٍ مضاف الیہ کو جر دی ہے۔

(۱۰) اعداد مبہم | کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ۔ عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا۔ کَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا۔

اعداد مبہم بھی اپنی تمیز کو نصب دیتے ہیں۔ کَمْ۔ کَذَا کی بحث مبنی کے بیان میں گذر چکی ہے۔

(۱۱) تمیز | عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ عِنْدِیْ ثَلٰثُوْنَ دِرْهَمًا۔

اسم تام کی تمیز بھی منصوب ہوتی ہے۔

توابع کا بیان

توابع پانچ ہیں۔ صفت۔ تاکید۔ عطف۔ بدل۔ عطف بیان۔

توابع اعراب میں اپنے متبوع کے موافق ہوتے ہیں۔

(۱) صفت | جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْعَاقِلُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ اَلْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَةُ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

صفت وہ تابع ہے جو اپنے موصوف متبوع کے ساتھ اعراب۔ تذکیر۔ تانیث۔ معرفہ۔ نکرہ۔ واحد تثنیہ۔ جمع میں پوری موافقت کرے۔ آپ دیکھئے کہ زَیْدٌ متبوع کا تابع عَاقِلٌ زید کے ساتھ معرفہ۔ مرفوع مذکر۔ واحد ہونے میں پوری طرح مطابقت رکھتا ہے اسی طرح صِرَاط کے ساتھ مُسْتَقِیم وغیرہ۔

(۲) تاکید | زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا عَیْنَهٗ۔ جَاءَنِیَ الْقَوْمُ أَنْفُسُهُمْ۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ۔

تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کو خاص کرے۔ تاکید دو قسم ہے لفظی۔ معنوی۔ تاکید لفظی میں ایک ہی قسم کے الفاظ مکرر آتے ہیں۔ تاکید معنوی میں عین نفس۔ کُل۔ اَجْمَعُوْن وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں مثالوں کو دیکھئے۔ اور عملی مشق کیجئے۔

(۳) عطف | اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ۔ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۔

عطف وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے بعد کسی حرف

عاطفہ کے ذریعہ آتا ہے۔ اور یہ تابع اپنے مبتوع کے ساتھ مقصود ہوتا ہے۔ مبتوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف اور حرف واسطہ کو حرف عاطفہ کہتے ہیں۔ پہلی مثال میں اَللّٰہ معطوف علیہ واو حرف عطف مَلٰئِکَۃ معطوف۔ علی ہذا القیاس حرف عاطفہ واو۔ فا۔ ثُمَّ اور بَلْ اما وغیرہ ہیں۔ جیسا کہ بحث حروف میں بتایا جا چکا ہے۔

(۴) بدل | اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ۔ ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُہٗ۔ سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

بدل وہ تابع ہے۔ جو مبتوع کے بعد آئے۔ مگر حقیقت میں مقصود یہی بدل ہو۔ تابع کو بدل اور مبتوع کو مبدل منہ کہا جاتا ہے۔ بدل کی چار قسمیں ہیں بَدَلُ الْکُلِّ۔ بَدَلُ الْبَعْضِ۔ بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ۔ بَدَلُ الْغَلَطِ۔

(۱) بدلُ الکل | وہ ہے جس میں بدل اور مبدل منہ ایک ہی چیز ہوں۔ پہلی مثال میں اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ مبدل منہ اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ بدل۔ صراط مستقیم اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ایک ہی راستہ ہے۔

(۲) بدلُ البعض | میں بدل مبدل منہ کا جز ہوتا ہے۔

دوسری مثال میں زید مبدل منہ رأس بدل جو زید کا ایک جزو ہے۔

(۳) بَدَلُ الاِشْتِمال | میں بدل مبدل منہ کا جزء تو نہیں ہوتا۔ لیکن بدل کا تعلق مبدل منہ سے ضرور ہوتا ہے۔ زید مبدل منہ ثوب بدل۔ ثوب زید کا جز تو نہیں۔ لیکن علاقہ زید اور ثوب میں ضرور ہے۔ کیونکہ ثوب زید نے پہن رکھا ہے۔

(۴) بَدَلُ الغَلَط | میں غلطی سے کوئی بات مُنہ سے نکل جاتی ہے۔ اصل مقصود دوسری بات ہوتی ہے۔ رجل مبدل منہ حمار بدل۔ اصل مقصود حمار تھا۔ غلطی سے رجل کا لفظ مُنہ سے نکل گیا۔

(۵) عطف بیان | جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ۔ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۔
عطف بیان وہ تابع ہے جو متبوع کی صفت تو نہ ہو۔ مگر متبوع کی وضاحت کرے۔ اوپر کی مثالوں میں کعبہ متبوع ہے۔ اور بَيْتَ الْحَرَامَ تابع ہے۔ کعبہ صفت بیت الحرام نہیں۔ لیکن کعبہ کی وضاحت بیت الحرام سے ہوتی ہے۔ اسی طرح رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ متبوع رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

تابع - یہ تابع متبوع کی صفت تو نہیں - مگر رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی وضاحت رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ نے کی - یعنی رب العالمین وہی ہے جو موسی و ہارون کا رب ہے فرعون نہیں - کیونکہ فرعون نے بھی دعوائِ الوہیت کیا تھا -

گنتی اور اُس کے قواعد

گنتی پہلے یاد کریں - عربی گنتی بہت مشکل ہے - اس کے قواعد ضرور یاد کر لینے چاہئیں - تاکہ آسانی رہے -

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
وَاحِدٌ - اَحَدٌ	وَاحِدَةٌ - اِحْدٰی	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ
اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ ثِنْتَانِ	عَشَرَةٌ	عَشْرٌ
ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشْرَةَ
اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ
خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشْرَةَ
سِتَّةٌ	سِتٌّ	اَرْبَعَةَ عَشَرَ	اَرْبَعَ عَشْرَةَ
سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَةَ

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
سَبعَةَ عَشَرَ	سَبعَ عَشرَةَ	تِسعَةٌ وَعِشرُونَ	تِسعٌ وَعِشرُونَ
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِيَ عَشرَةَ	ثَلٰثُونَ	ثَلٰثُونَ
تِسعَةَ عَشَرَ	تِسعَ عَشرَةَ	اَحَدٌ وَثَلٰثُونَ	اِحدٰی وَثَلٰثُونَ
عِشرُونَ	عِشرُونَ	اِثنَا وَثَلٰثُونَ	اِثنَتَا وَثَلٰثُونَ
اِحدٰی وَعِشرُونَ	اِحدٰی وَعِشرُونَ	ثَلٰثَةٌ وَثَلٰثُونَ	ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ
اِثنَا وَعِشرُونَ	اِثنَتَا وَعِشرُونَ	اَربَعَةٌ وَثَلٰثُونَ	اَربَعٌ وَثَلٰثُونَ
ثَلٰثَةٌ وَعِشرُونَ	ثَلٰثٌ وَعِشرُونَ	خَمسَةٌ وَثَلٰثُونَ	خَمسٌ وَثَلٰثُونَ
اَربَعَةٌ وَعِشرُونَ	اَربَعٌ وَعِشرُونَ	سِتَّةٌ وَثَلٰثُونَ	سِتٌّ وَثَلٰثُونَ
خَمسَةٌ وَعِشرُونَ	خَمسٌ وَعِشرُونَ	سَبعَةٌ وَثَلٰثُونَ	سَبعٌ وَثَلٰثُونَ
سِتَّةٌ وَعِشرُونَ	سِتٌّ وَعِشرُونَ	ثَمَانِيَةٌ وَثَلٰثُونَ	ثَمَانٍ وَثَلٰثُونَ
سَبعَةٌ وَعِشرُونَ	سَبعٌ وَعِشرُونَ	تِسعَةٌ وَثَلٰثُونَ	تِسعٌ وَثَلٰثُونَ
ثَمَانِيَةٌ وَعِشرُونَ	ثَمَانٍ وَعِشرُونَ	اَربَعُونَ	اَربَعُونَ

عدد وصفی

اَوَّلُ - ثَانِی - ثَالِثٌ - رَابِعٌ - خَامِسٌ - سَادِسٌ - سَابِعٌ
ثَامِنٌ - تَاسِعٌ - عَاشِرٌ -

کسور

نِصفٌ - ثُلُثٌ - رُبعٌ - خُمسٌ - سُدسٌ - سُبعٌ - ثُمنٌ - تُسعٌ - عُشرٌ

قواعد

(۱) مذکر مؤنث کے لئے قواعد کے مطابق ایک اور دو کا عدد مذکر اور مؤنث ہے۔

(۲) تین سے دس تک مذکر کے لئے تاء تانیث اور مؤنث کے اعداد بغیر تاء تانیث مستعمل ہیں۔

(۳) گیارہ - بارہ قواعد کے مطابق مؤنث علامت تانیث سے۔ اور مذکر بغیر علامت تانیث مستعمل ہیں۔

(۴) تیراں سے انیس تک مذکر کے لئے عدد کا پہلا جزء مؤنث دوسرا مذکر اور مؤنث کے لئے پہلا جز مذکر دوسرا مؤنث۔

(۵) بیس - تیس - چالیس - پچاس - ساٹھ - ستر - اسی - نوے عقود مذکر مؤنث کے لئے ایک جیسے استعمال ہوتے ہیں۔

(۶) عقود کے ساتھ جب اکائیاں لگانی ہوں۔ تو ایک دو قواعد کے مطابق مذکر کے لئے مذکر مؤنث کے لئے مؤنث لگانی پڑینگی۔

(۷) تین سے ۹ تک مذکر کے لئے مؤنث اکائیاں۔ اور مؤنث کے لئے مذکر اکائیاں لگانی پڑینگی - ۹۹ تک یہی قاعدہ مقرر ہے

اِن قواعد کو گنتی کے ساتھ چسپان کر کے دیکھنے جائیں کہ کس طرح گنتی پر یہ قواعد درست بیٹھتے جا رہے ہیں۔

عدد معدود

سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ - وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
مِائَةَ رَجُلٍ - اَلْفَ دِرْهَمٍ - اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا -

جو الفاظ شمار کے لئے استعمال ہوتے ہیں وہ عدد - اور جس
چیز کو شمار کریں وہ معدود کہلاتی ہے - مثلاً ثَلٰثَةُ رِجَالٍ
میں ثَلٰثَة عدد اور رِجَالٍ معدود ہے -

اعداد دو قسم ہیں - ایک وہ جو معدود کی طرف مضاف ہوں
دوسرے وہ عدد جن کی تفسیر معدود کرے -

(۱) عدد مضاف کا معدود کبھی واحد اور کبھی جمع ہوتا ہے
ثَلٰثَة سے عَشَرَة تک کا عدد معدود جمع کی طرف
مضاف ہوتا ہے - سَبْعَ اور ثَمَانِیَةَ عدد مضاف
اور ان کے معدود لَیَالٍ اور اَیَّامٍ جمع ہیں - مِائَة اور اَلْف کا
عدد واحد کی طرف مضاف ہوتا ہے - مِائَة اور اَلْف اپنے
معدود واحد رَجُل اور دِرْہَم کی طرف مضاف ہے -

(۲) جن عددوں کی تفسیر معدود کرتا ہے وہ اعداد اَحَدَ عَشَرَ سے
تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک ہیں - عدد اَحَدَ عَشَرَ کی تفسیر کَوْکَبًا معدود
کرتا ہے - عدد اثْنَتَا عَشْرَةَ کی تفسیر عَیْنًا معدود کرتا ہے -

تفسیر کرنے والے اعداد کی دو قسمیں ہیں۔ مرکب اور معطوف
اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اعداد مرکب ہیں۔ اَحَدٌ
وَّعِشْرُوْنَ سے مِائَة تک معطوف ہیں۔ کیونکہ عقود اور اکائی
کے درمیان حرف عطف ہوتا ہے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ اور
تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ کو دیکھئے۔

اعرابِ اعداد ثَلٰثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کے عدد
حالت رفعی نصبی جری میں منصوب ہونگے۔ کیونکہ یہ اعداد
مرکب بنائی ہیں اور مبنی ہیں۔ مگر اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ
کا اعراب حالت رفعی میں الف سے اور حالت نصبی جری میں یاء
سے ہوگا۔ حالت رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ
اِمْرَأَةً۔ اور حالت نصبی جری میں اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا اور اِثْنَتَيْ
عَشْرَةَ امْرَأَةً کہیں گے۔ جو معدود تفسیر ہو وہ منصوب ہوگا
جیسے رَجُلًا و اِمْرَأَةً۔ معدود مفسر ہونے کی وجہ سے منصوب
ہیں۔ *

محنت سے ملے جو بھی کچھ سب
جو چوری کرے اس کو خانہ خراب
[illegible]
[illegible]